ارشاد باری تعالیٰ

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

(سورۃ البقرۃ :197)

ترجمہ: اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ   وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

شمارہ 21

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

8؍رمضان 1439 ہجری قمری • 24؍ہجرت 1397 ہجری شمسی • 24؍مئی 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18؍مئی 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا وہ تفرقہ ڈالتا ہے، تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بے خبر ہے وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

(روحانی خزائن، جلد 19، کشتی نوح، صفحہ 11)

124 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 28، 29 اور 30 دسمبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، رؤیا و کشوف پر اعتراضات کا جواب

گزشتہ چند شماروں سے ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراضات کا جواب دے رہے ہیں۔ اس شمارہ میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور رؤیا و کشوف پر مولانا صاحب کے اعتراضات کا جواب دیں گے۔ مولانا صاحب لکھتے ہیں کہ انبیاء تو اللہ کی عزت قائم کرتے ہیں اور اس کی شان کا لحاظ رکھتے ہیں لیکن مرزا قادیانی نے اللہ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں لہٰذا وہ کیسے نبی ہوسکتے ہیں؟ مولانا صاحب لکھتے ہیں :

”اب دیکھئے کہ مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کی شان میں کیسی گستاخیاں کرتے ہیں کہ زبان وقلم پر لانے سے بھی دل لرزتا ہے۔ لیکن حقیقت حال سے واقفیت کے لئے ضروری ہے کہ بھلے ہی نقل نہ کیا جائے لیکن اس کی جانب اشارہ ہو، تا کہ قارئین نفس مضمون تک پہنچ سکیں۔ اللہ کی سب سے بڑی شان یہ ہے کہ اللہ معبود اور انسانی کمزوریوں سے ماوراء ہے، وہ عبادت کرتے نہیں ہیں، بلکہ عبادت کئے جانے کے لائق ہیں، لیکن مرزا صاحب کے عربی الہامات کا مجموعہ جس کو ان کے مرید منظور الٰہی قادیانی نے ”بشریٰ“ کے نام سے مرتب کیا ہے، اس میں وہ کہتے ہیں قال لی اللہ انی اصلی واصوم واصحوا وانام یعنی مجھے اللہ نے کہا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی ہوں۔“

ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ یہ اور اس قسم کے اعتراضات نئے نہیں ہیں، سوا سو سال سے ہو رہے ہیں اور ان کا جواب دیا جاتا رہا ہے۔ ہم جواب دینے سے نہیں تھکتے۔ تحمل، شائستگی اور دردِ دل سے جواب دینا ہمارا کام ہے، اور ہم دیتے چلے جائیں گے کہ شاید کوئی دل سمجھ جائے، کوئی آنکھ بینا ہو جائے۔ جب ہم انبیاء کے واقعات پڑھتے ہیں اور بالخصوص سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات، تو حیرت ہوتی ہے کہ آخر وہ کیسے لوگ تھے جو آپؐ کی مخالفت کرتے تھے، وہ کیوں ایسا کرتے تھے؟ کیوں اُنہیں آفتاب عالمتاب کی چکاچوند کرنے والی روشنی نظر نہیں آتی تھی؟ دل اُن کے کس چیز کے بنے تھے؟ اس کا جواب آج ہمیں قال کے طور پر نہیں حال کے طور پر مل رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے جب مسیح موعود و مہدی معہود کو اللہ جل شانہ نے مبعوث فرمایا تو علماء کہلانے والے طبقہ نے سب سے زیادہ آپؑ کی مخالفت کی۔ اسلام کی تائید و نصرت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزاروں نشانات و معجزات دکھائے، 80 سے زائد کتابیں لکھیں لیکن انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا۔ بس چند ایک الہامات، وتحریرات، و پیشگوئیوں کو لیکر اعتراض کرنا، یہی ان کا کام ہے۔

مولانا صاحب کو ہم بتادیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی کتاب ”تذکرہ“ کے نام سے 694 صفحات پر مشتمل شائع شدہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی ویب سائٹ alislam.org میں بھی موجود ہے۔ مولانا صاحب کو چاہئے کہ یہ کتاب ڈاؤنلوڈ کر کے پرنٹ کروا کر اپنے پاس رکھ لیں اور جس قدر چاہیں اعتراض کریں ہم انشاء اللہ جواب دیں گے۔ لیکن خدا کے واسطے عبارت درست لکھیں اور حوالہ صحیح درج فرمائیں۔

الہام اس طرح ہے: ”اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَصُوْمُ“ (تذکرہ صفحہ 410) اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ - اَسْھَرُ وَ اَنَامُ“ (تذکرہ صفحہ 379) یہ یاد رکھنا چاہئے کہ الہام کی وہی تشریح قابل قبول ہوگی جو مُلہَم کی اپنی ہوگی کیونکہ الہام کو سب سے زیادہ سمجھنے کا اہل وہی ہوتا ہے جس پر الہام کیا جاتا ہے۔ بہت دفعہ اللہ تعالیٰ خود الہام کے معنی نبی کو سمجھا تا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام افطر واصوم کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”ظاہر ہے کہ خدا روزہ رکھنے اور افطار کرنے سے پاک ہے اور یہ الفاظ اصلی معنوں کی رُو سے اُس کی طرف منسوب نہیں ہوسکتے۔ پس یہ صرف ایک استعارہ ہے اور اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ کبھی مَیں اپنا قہر نازل کرونگا اور کبھی کچھ مہلت دونگا، اُس شخص کی مانند جو کبھی کھاتا ہے اور کبھی روزہ رکھتا ہے اور اپنے تئیں کھانے سے روکتا ہے اور اس قسم کے استعارات خدا کی کتابوں میں بہت ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں لکھا ہے کہ ”قیامت کے دن خدا کہے گا میں بیمار تھا، میں بھوکا تھا، ننگا تھا۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 107، حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ مسلم کتاب البر والصّلہ باب فضل عیادۃ المریض“ کی حدیث ہے جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بعض بندوں سے فرمائے گا کہ مَیں بیمار تھا تُو نے میری عیادت نہیں کی، مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا تُو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا، اور مَیں پیاسا تھا تُو نے مجھے پانی نہیں پلایا اس پر بندہ کہے گا کہ کیسے ممکن ہے کہ تُو بیمار ہو، بھوکا ہو اور پیاسا ہو تُو تو ربّ العالمین ہے۔! اس پر اللہ کہے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اگر تُو اس کی عیادت کرتا تو گویا تُو میری عیادت کرتا۔ میرا فلاں بندہ بھوکا تھا اگر تُو اس کو کھانا کھلاتا تو ایسا ہی سمجھا جاتا کہ تُو نے مجھے کھانا کھلایا اور میرا فلاں بندہ پیاسا تھا اگر تُو اُس کو پانی پلاتا تو ایسا ہی سمجھا جاتا کہ تُو نے مجھے پانی پلایا۔

اگر خدا بیمار ہوسکتا ہے، بھوکا اور پیاسا ہوسکتا ہے تو روزہ کیوں نہیں رکھ سکتا اور روزہ افطار کیوں نہیں کرسکتا؟ اصل بات وہی ہے کہ جس طرح بھوک اور پیاس سے ظاہری بھوک اور پیاس مُراد نہیں اسی طرح روزہ اور افطار بھی ظاہری نہیں ہے۔ روزہ رکھنے سے مُراد اللہ تعالیٰ کا اپنے قہر کو روک لینا اور افطار سے مُراد اپنا قہر نازل کرنا ہے۔ اور اَسْھَرُ یعنی جاگنے سے مُراد چشم نمائی کرنا اور اَنَامُ یعنی سونے سے مُراد چشم پوشی کرنا ہے۔ اور اُصَلِّیْ کا ترجمہ جو تذکرہ میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ”مَیں رحمتیں نازل کرونگا“ نہ کہ مَیں نماز پڑھوں گا۔ (دیکھئے تذکرہ صفحہ 379) اپنی طرف سے غلط معنی کرنا اور پھر اس پر واویلا کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُفطر واَصُومُ کی تشریح میں اپنی کتاب دافع البلاء میں فرماتے ہیں:

مَیں اپنے وقتوں کو تقسیم کردونگا کہ کچھ حصّہ برس کا تو میں افطار کرونگا یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کرونگا اور کچھ حصّہ برس کا میں روزہ رکھونگا، یعنی امن رہیگا اور طاعون کم ہوجائیگی یا بالکل نہیں رہے گی۔“

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 227)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تشریح فرمائی ہے وہی قابل قبول ہے کوئی اور تشریح ہرگز قابل قبول نہیں ہوگی۔ مولانا صاحب مزید اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک الہام منقول ہے جسے من وعن نقل نہیں کیا جاسکتا تاہم اس کا مفہوم بیان کیا جاتا ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ خدا نے کہا کہ رسول کی بات قبول کرتا ہوں، غلط کرتا ہوں۔ اب یہ بات سوچنے کی ہے کہ وہ رب العالمین جس نے کائنات کو خلق کیا، کیا وہ غلطی کرسکتا ہے؟ لیکن مرزا قادیانی نے کچھ ایسا ہی لکھا ہے۔“

اصل الہام اس طرح ہے اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اُخْطِیُٔ وَاُصِیْبُ۔ (تذکرہ صفحہ 559) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دونگا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ اس الہام کی تشریح میں آپؑ فرماتے ہیں :

اس وحی الٰہی کے ظاہری الفاظ یہ معنے رکھتے ہیں کہ مَیں خطا بھی کرونگا اور صواب بھی۔ یعنی جو مَیں چاہوں گا کبھی کروں گا اور کبھی نہیں۔ اور کبھی میرا ارادہ پورا ہوگا اور کبھی نہیں۔ ایسے الفاظ خدا تعالیٰ کی کلام میں آجاتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مَیں مومن کی قبض رُوح کے وقت تردّد میں پڑتا ہوں۔ حالانکہ خدا تردّد سے پاک ہے۔ اِسی طرح یہ وحی الٰہی ہے کہ کبھی میرا ارادہ خطا جاتا ہے اور کبھی پورا ہوجاتا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کبھی مَیں اپنی تقدیر اور ارادہ کو منسوخ کر دیتا ہوں اور کبھی وہ ارادہ جیسا کہ چاہا ہوتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 106، حاشیہ)

اب بتائیں مولانا صاحب! جو معنی آپ کرتے ہیں اس کا تو کہیں نام ونشان نہیں۔ آپ کو یہ ضرور دیکھنا چاہئے کہ جس پر الہام کیا گیا ہے وہ اس کے کیا معنی کرتا ہے اور کیا سمجھتا ہے؟ اُسی کو ملحوظ رکھنا دیانتداری ہے۔ اپنی طرف سے ایک معنی کر کے اس کو مُلہَم من اللہ کی طرف منسوب کرنا یہ خیانت ہے۔

مولانا صاحب مزید اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنانے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے بڑھ کر بھی کئی شرمناک باتیں کہی ہیں کہ کسی مسلمان کے لئے اس کو نقل کرنا سر پر پہاڑ اٹھانے سے بھی زیادہ گراں خاطر ہے۔ لیکن اُنہیں اس پر بھی تشفی نہیں ہوئی اور اس میں بھی کوئی باک نہیں ہوا کہ اپنے آپ کو خدا قرار دیں۔ چنانچہ ایک موقع پر لکھتے ہیں ”مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں خدا ہوں، مَیں نے یقین کرلیا کہ مَیں وہی ہوں۔“

ہم مولانا صاحب کی عقل پر جس قدر بھی ماتم کریں کم ہے۔ مولانا صاحب کو ہو کیا گیا ہے؟ خواب کو حقیقت پر محمول کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ ایک بچہ بھی جب خواب دیکھتا ہے تو اس کو ظاہر پر محمول نہیں کرتا اور اس کا مطلب پوچھتا ہے۔ پھر یہ مولانا اور علامہ کہلا کر اس قسم کی غلطی کیوں کرتے ہیں؟ یہ غلطی نہیں شرارت ہے! مسلم کتاب الرّؤیا کی حدیث ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن پہنے ہیں۔ جبکہ سونا پہننا مرد کے لئے ناجائز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”اس قسم کے کمینے حملے جن کے دائرہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آجاتے ہیں کسی مسلمان کا کام نہیں بلکہ ان لوگوں کا کام ہے جو درحقیقت اسلام کے دشمن ہیں۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 405)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُسی جگہ خواب کی تعبیر بھی لکھی ہے، اس کو چھوڑ دیا گیا اور اپنی طرف سے اس کو ظاہر پر محمول کر کے واویلا کیا جاتا ہے یہ حد درجہ بددیانتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”میں اس خواب سے وحدت الوجودیوں کی طرح یہ معنے نہیں لیتا کہ گویا میں خود خدا ہوں اور نہ حلولیوں کی طرح یہ کہتا ہوں کہ خُدا مجھ میں حلول کر آیا بلکہ میرے خواب کا وہی مطلب ہے جو بخاری کی قرب نوافل والی حدیث کا مطلب ہے کہ جب میرا بندہ نوافل میں میرے آگے گرتا ہے تو مَیں اسکے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 566)

(تفصیل کیلئے دیکھئے، پاکٹ بک مصنفہ مکرم عبدالرحمٰن خادم صاحب مرحوم صفحہ 396)

آخر پر ہم مولانا صاحب کی خدمت میں ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اگر سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کو ظاہر پر محمول کر کے اس پر اعتراض جائز ہے تو پھر جن احادیث کا ہم نے حوالہ دیا ہے اس کی رُو سے مولانا صاحب ہمیں بتائیں کہ کیا خدا بھی کبھی بیمار پڑ سکتا ہے؟ خدا بھوکا پیاسا ہوسکتا ہے؟ خدا کپڑے پہنتا ہے؟ اور کیا خدا بھی تردّد میں پڑ سکتا ہے؟ اور کیا وہ بندے کے ہاتھ پیر اور کان بھی ہوسکتا ہے؟ اگر کہو کہ یہ استعارات ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں استعارہ کیوں جائز نہیں؟

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اسداللہ اور اسدِ رسول حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام، دینی غیرت شجاعت و بہادری، عزتِ نفس اور خودداری، دعاؤں میں شغف، صلہ رحمی اور شہادت کے واقعات کا دلگداز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 04 مئی 2018ء بمطابق 04 ہجرت 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قوم عرب کے تمدّن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار۔ غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبت الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہوگئی کہ ہر ایک خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھا دیا۔“

آپ فرماتے ہیں کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر نہ پہلے تھی نہ آگے دکھائی دیتی ہے۔“ آپ فرماتے ہیں کہ ”لیکن خدا تعالیٰ چاہے تو وہ پھر بھی ویسا ہی کر سکتا ہے۔ ان نمونوں سے دوسروں کے لئے فائدہ ہے۔ اس جماعت میں“ (یعنی آپ اپنی جماعت کے بارے میں فرماتے ہیں) خدا تعالیٰ ایسے نمونے پیدا کر سکتا ہے“ آپ فرماتے ہیں کہ ”خدا تعالیٰ نے صحابہ کی تعریف میں کیا خوب فرمایا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ (الاحزاب: 24) مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدے کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ سواُن میں سے بعض اپنی جانیں دے چکے اور بعض جانیں دینے کو تیار بیٹھے ہیں“ فرماتے ہیں کہ ”صحابہ کی تعریف میں قرآن شریف سے آیات اکٹھی کی جائیں تو اس سے بڑھ کر کوئی اسوۂ حسنہ نہیں۔“ (ملفوظات، جلد 7، صفحہ 431 تا 433، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) یعنی اس آیت سے بڑھ کے کوئی اسوہ نہیں جو آپ کے صحابہ کے بارہ میں بیان ہوا۔ پس نیکیوں کے، قربانیوں کے یہ نمونے ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے کچھ خطبات میں مَیں صحابہ کے حالات بیان کرتا رہا ہوں جن میں بدری صحابہ بھی تھے اور چند دوسرے بھی۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ پہلے صرف بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ کا ذکر کروں۔ ان کا ایک خاص مقام ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور جو اللہ تعالیٰ کی خاص رضا حاصل کرنے والے لوگ ہیں۔

آج حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کا ذکر کروں گا۔ ان کا ذکر خاص طور پہ جس طرح یہ مسلمان ہوئے تفصیل سے تاریخ اور احادیث میں بیان ہے۔ اسی طرح ان کی شہادت کا واقعہ بھی۔ یہ سید الشہداء کے لقب سے مشہور ہیں اور اسی طرح اَسداللہ اور اَسد رسول بھی ان کا لقب ہے۔ حضرت حمزہؓ سردار قریش حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ حضرت حمزہ کی والدہ کا نام ہالہ تھا اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال اور ایک روایت کے مطابق چار سال عمر میں بڑے تھے۔ (استیعاب، جلد اوّل، صفحہ 369، حمزہ بن عبدالمطلبؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت، 1992ء)، (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 67، حمزہ بن عبدالمطلبؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، 1996ء) حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے۔ ایک لونڈی تھی ثوبیہ انہوں نے دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ (شرح زرقانی، جلد 4، صفحہ 499، باب ذکر بعض مناقب العباسؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1996ء، از مکتبۃ الشاملۃ) حضرت حمزہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کے بعد چھ نبوی میں دارِ اَرقم کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 6، حمزہ بن عبدالمطلبؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، 1990ء) حضرت حمزہ کے قبول اسلام کا واقعہ حضرت مصلح موعود نے تاریخی واقعات کی روشنی میں اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کا کچھ خلاصہ میں بیان کروں گا اور کچھ تفصیل بھی۔ اس کو سن کے انسان جب تصور میں لاتا ہے کہ کس طرح حضرت حمزہ نے اسلام قبول کیا اور اس کی کیا وجہ بنی اور کس طرح ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غیرت آئی جب ابوجہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر زیادتی کی تھی۔ بہرحال اس واقعہ کا ذکر اس طرح ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان ایک پتھر پر بیٹھے تھے اور یقیناً یہی سوچ رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کی توحید کو کس طرح قائم کیا جائے کہ اتنے میں ابوجہل آ گیا۔ اس نے آتے ہی کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اپنی باتوں سے باز نہیں آتے۔ یہ کہہ کر اس نے آپ کو سخت غلیظ گالیاں دینی شروع کیں۔ آپ خاموشی کے ساتھ اس کی گالیوں کو سنتے رہے اور برداشت کیا۔ ایک لفظ بھی آپ نے منہ سے نہیں نکالا۔ ابوجہل جب جی بھر کے گالیاں دے چکا تو اس کے بعد وہ بدبخت آگے بڑھا اور اس نے آپ کے منہ پر تھپڑ مارا۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی اسے کچھ نہیں کہا۔ آپ جس جگہ بیٹھے تھے اور جہاں ابوجہل نے گالیاں دی تھیں وہاں سامنے ہی حضرت حمزہ کا گھر تھا۔ حضرت حمزہؓ اس وقت تک ابھی ایمان نہیں لائے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ روزانہ صبح تیر کمان لے کر شکار پہ چلے جایا کرتے تھے اور شام کو واپس آتے تھے اور پھر قریش کی جو مجالس تھیں ان میں بیٹھا کرتے تھے۔ اس دن جب ابوجہل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور بڑا بُرا سلوک کیا تو وہ شکار پر گئے ہوئے تھے لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ جب ابوجہل یہ سب کچھ کر رہا تھا تو حضرت حمزہ کے خاندان کی ایک لونڈی دروازے میں کھڑی ہو کر یہ نظارہ دیکھ رہی تھی۔ ابوجہل جب بار بار آپ پر حملہ کر رہا تھا اور بے تحاشا گالیاں آپ کو دے رہا تھا۔ آپ خاموشی اور سکون سے اس کی گالیوں کو برداشت کر رہے تھے۔ وہ لونڈی دروازے میں کھڑی ہو کر یہ سارا نظارہ دیکھتی رہی۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ وہ بیشک ایک عورت تھی اور کافرہ تھی لیکن پرانے زمانے میں جہاں مکّہ کے لوگ اپنے غلاموں پر ظلم کرتے تھے وہاں یہ بھی ہوتا تھا کہ بعض شرفاء اپنے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک بھی کرتے تھے اور آخر کافی عرصہ کے بعد وہ غلام اسی خاندان کا ایک حصہ سمجھے جاتے تھے۔ اسی طرح وہ بھی حضرت حمزہؓ کے خاندان کی لونڈی تھی۔ جب اس نے یہ سارا نظارہ دیکھا۔ اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھا اپنے کانوں سے سب کچھ سنا تو اس پر بہت اثر ہوا مگر کچھ کر نہیں سکتی تھی۔ دیکھتی رہی سنتی رہی اور اندر ہی اندر پیچ و تاب کھاتی رہی، کڑھتی رہی، جلتی رہی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو وہ بھی اپنے کام کاج میں لگ گئی۔ شام کو جب حضرت حمزہ اپنے شکار سے واپس آئے اور اپنی سواری سے اترے اور تیر کمان کو ہاتھ میں پکڑے اپنی بڑی بہادری کا، ایک فخر کا انداز دکھاتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے تو وہ لونڈی اس وقت اٹھی۔ اس نے بڑی دیر سے اپنے غصے اور غم کے جذبات اس وقت دبائے ہوئے تھے۔ اس نے بڑے زور سے حضرت حمزہ کو کہا کہ تمہیں شرم نہیں آتی بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ حمزہ یہ سن کر حیران ہو گئے اور تعجب سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ لونڈی نے کہا کہ معاملہ کیا ہے۔ تمہارا بھتیجا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں بیٹھا تھا کہ ابوجہل آیا اور اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کر دیا اور بے تحاشا گالیاں دینی شروع کر دیں اور پھر ان کے منہ پر تھپڑ مارا۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے سے اُف تک نہیں کی اور خاموشی کے ساتھ سنتے رہے۔ ابوجہل گالیاں دیتا گیا اور دیتا گیا اور جب تھک گیا تو چلا گیا۔ مگر میں نے دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کسی بات کا جواب نہ دیا۔ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ بڑے اکڑتے ہوئے شکار سے واپس آئے ہو تو تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہاری موجودگی میں تمہارے بھتیجے کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ حضرت حمزہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور اس وجہ سے بھی کہ سرداران قریش میں ان لوگوں کا شمار ہوتا تھا اور ریاست کی وجہ سے اسلام کو ماننے کو تیار نہیں تھے حالانکہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں مگر حمزہ اس وقت اپنی شان اور جاہ و جلال کو ایمان پر قربان کرنے کے لئے تیار نہیں تھے مگر جب انہوں نے اپنی لونڈی سے یہ واقعہ سنا تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور ان کی خاندانی غیرت جوش میں آئی۔ چنانچہ وہ اسی طرح بغیر آرام کئے غصہ سے کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ پہلے انہوں نے کعبہ کا طواف کیا اور اس کے بعد مجلس کی طرف بڑھے جس میں ابوجہل بیٹھا ہوا اپنی بڑیں مار رہا تھا لاف زنی کر رہا تھا اور اس واقعہ کو بڑا مزے لے لے کر سنا رہا تھا اور تکبر کے ساتھ یہ بیان کر رہا تھا کہ آج میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یوں گالیاں دیں اور آج میں نے یہ سلوک کیا۔ حمزہ جب اس مجلس میں پہنچے تو انہوں نے جاتے ہی کمان بڑے زور کے ساتھ ابوجہل کے سر پر ماری اور کہا کہ تم اپنی بہادری کے دعوے کر رہے ہو اور لوگوں کو سنا رہے ہو کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح ذلیل کیا اور محمد نے اُف تک نہیں کی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب میں تجھے ذلیل کرتا ہوں اگر تجھ میں کچھ ہمت ہے تو میرے سامنے بول۔ ابوجہل اس وقت مکہ کے اندر ایک بادشاہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ قوم کا سردار تھا۔ فرعون والی حالت تھی اس کی۔ جب اس کے

ساتھیوں نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ جوش کے ساتھ اٹھے اور انہوں نے حمزہ پر حملہ کرنا چاہا۔ مگر ابوجہل جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی کے ساتھ گالیاں برداشت کرنے کی وجہ سے اور پھر اب حمزہ کی دلیری اور جرأت کی وجہ سے مرعوب ہو گیا تھا بیچ میں آ گیا اور ان لوگوں کو حملہ کرنے سے روکا اور کہا تم لوگ جانے دو۔ دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے ہی زیادتی ہوئی تھی اور حمزہ حق بجانب ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے انداز میں پھر لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جس وقت صفا اور مروہ کی پہاڑیوں سے واپس گھر آئے تھے اپنے دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ میرا کام لڑنا نہیں ہے بلکہ صبر کے ساتھ گالیاں برداشت کرنا ہے مگر خدا تعالیٰ عرش پر کہہ رہا تھا کہ اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تُو لڑنے کے لئے تیار نہیں مگر کیا ہم موجود نہیں ہیں جو تیری جگہ تیرے دشمنوں کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اسی دن ابوجہل کا مقابلہ کرنے والا ایک جانثار آپ کو دے دیا اور حضرت حمزہ نے اسی مجلس میں جس میں کہ انہوں نے ابوجہل کے سر پر کمان ماری تھی اپنے ایمان کا اعلان کر دیا اور ابوجہل کو مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں صرف اس لئے کہ وہ کہتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اور فرشتے مجھ پر اترتے ہیں۔ ذرا کان کھول کر سن لو کہ میں بھی آج سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قائم ہوں اور میں بھی وہی کچھ کہتا ہوں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں اگر تجھ میں ہمت ہے تو آ میرے مقابلے پر۔ یہ کہہ کر حمزہ مسلمان ہو گئے۔

(ماخوذ از رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے تمام اہم واقعات......الخ، انوار العلوم، جلد 19، صفحہ 137 تا 139)

روایات میں ہے کہ حضرت حمزہ کے مسلمان ہونے کے بعد مکہ کے جو مسلمان تھے ان کے ایمان کو بڑی تقویت ملی (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 6 حمزہ بن عبد المطلبؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) بلکہ انگریز مؤرخ سر ولیم میور نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصد کو حضرت حمزہ اور حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے سے تقویت ملی۔ (The life of Mohammad by sir William Muir, heading the Prophet Insulted pg 89 Edition 1923)

حضرت حمزہ نے دیگر مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حضرت کلثوم بن ھِدم کے مکان پر قیام کیا۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ نے حضرت سعد بن خَیثمہ کے ہاں قیام کیا۔ بہرحال مدینہ ہجرت کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ اور حضرت زید بن حارثہ کے درمیان رشتہ اخوت قائم فرمایا۔ اسی بناء پر غزوۂ اُحد پر جاتے ہوئے حضرت حمزہ نے حضرت زید کے حق میں وصیت فرمائی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 6، حمزہ بن عبد المطلبؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، 1990ء)

مدینہ ہجرت کے بعد بھی کفار کی ریشہ دوانیاں ختم نہیں ہوئیں۔ ان کی چھیڑ چھاڑ مسلمانوں کو تنگ کرنا ختم نہیں ہوا اس لئے مسلمانوں کو بڑا ہوشیار رہنا پڑتا تھا اور کفار کی نقل و حرکت پر نظر رکھنی پڑتی تھی۔ روایت میں ہے قریش کی نقل و حرکت اور ریشہ دوانیوں سے باخبر رہنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مہمات کی ضرورت پیش آئی جن میں حضرت حمزہ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ ربیع الاول دو ہجری کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی قیادت میں تیس شُتر سوار مہاجرین پر مشتمل ایک دستہ عِیص کی طرف روانہ فرمایا۔ حمزہ اور ان کے ساتھی جلدی جلدی وہاں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مکہ کا رئیس اعظم ابوجہل تین سو سواروں کا ایک لشکر لئے ان کے استقبال کو موجود تھے۔ مسلمانوں کی تعداد سے یہ تعداد دس گنا سے زیادہ تھی مگر مسلمان خدا اور اس کے رسول کے حکم کی تعمیل میں گھر سے نکلے تھے اور موت کا ڈر انہیں پیچھے نہیں ہٹا سکتا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل میں ہو گئے۔ صف آرائی شروع ہو گئی اور لڑائی شروع ہونے والی تھی کہ اس علاقے کے رئیس مَجدی بن عمرو الجُھنی نے جو دونوں فریق کے ساتھ تعلقات رکھتا تھا درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کروایا اور لڑائی ہوتے ہوتے رک گئی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النّبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ 329)

یہ بھی روایت میں آتا ہے کہ جو پہلا لواء تھا یا جھنڈا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو عطا کیا تھا۔ جبکہ بعض روایتیں یہ ہیں کہ حضرت ابوعبیدۃ اور حضرت حمزہ کے سریہ ایک ساتھ روانہ ہوئے تھے اس سے شبہ پڑتا ہے (کہ جھنڈا کس کو عطا فرمایا) لیکن بہرحال دو ہجری میں غزوہ بنوقینقاع میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تھا وہ حضرت حمزہ ہی اٹھائے ہوئے تھے۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 283، باب سریۃ حمزۃ الیٰ سیف البحر، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت حمزہ نے ہمیشہ عمل کیا اور قائم رہے کہ اپنی خودداری اور اپنی عزت نفس کو قائم رکھنا بہتر ہے اور یہ ہمیشہ قائم رکھنی چاہئے۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے بعد دیگر مسلمانوں کی طرح حضرت حمزہ کے مالی حالات بھی بہت خراب ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ انہی ایام میں ایک روز حضرت حمزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کوئی خدمت میرے سپرد فرما دیں تا کہ ذریعہ معاش کی کوئی صورت پیدا کر لوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ اے حمزہ اپنی عزت نفس قائم اور زندہ رکھنا زیادہ پسند ہے یا اسے مار دینا۔ حضرت حمزہ نے عرض کیا میں تو اسے زندہ رکھنا ہی پسند کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اپنی عزت نفس کی حفاظت کرو۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 624، حدیث 6639، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دعاؤں پر زور دینے کی تحریک فرمائی اور بعض خاص دعائیں سکھائیں۔ چنانچہ حضرت حمزہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس دعا کو لازم پکڑو کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاسۡمِکَ الۡاَعۡظَمِ وَرِضۡوَانِکَ الۡاَکۡبَر (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 2، صفحہ 106 حمزۃ بن عبد المطلبؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1995ء) یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسم اعظم اور رضوان اکبر کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور ہمیشہ پھر آپ نے اس کے پھل کھائے۔ چنانچہ حضرت حمزہ کو دعاؤں پر کتنا ایمان اور یقین تھا ان باتوں کا بھی روایتوں سے اظہار ہوتا ہے اور کیوں نہ ہوتا جبکہ ان دعاؤں ہی کی برکت سے بظاہر اس تہی دست اور تہی دامن مہاجر کو اللہ تعالیٰ نے گھر بار اور ضرورت کا سب کچھ عطا فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد حضرت حمزہ نے بنی نجار کی ایک انصاری خاتون خولہ بنت قیس کے ساتھ شادی کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت خولہ بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دور کی محبت بھری باتیں سنایا کرتی تھیں۔ فرماتی تھیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ اے خدا کے رسول مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا جو بہت وسعت رکھتا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ سچ ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھے عام لوگوں سے کہیں زیادہ تمہاری قوم انصار کا اس حوض سے سیراب ہونا پسند ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 8، صفحہ 822 حدیث 27859، مسند خولہ بنت حکیمؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) کیسی محبت تھی انصار سے صرف اس لئے کہ جب اپنی قوم نے آپ کو نکالا تو انصار تھے جنہوں نے آپ پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا۔

تاریخ میں غزوۂ بدر کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ دو ہجری میں بدر کا مشہور معرکہ پیش آیا تو غزوہ بدر کے موقع پر کفار کی طرف سے اسود بن عبد الاسد مخزومی نکلا۔ یہ نہایت ہی شریر اور برا شخص تھا۔ اس نے عہد کیا تھا کہ مسلمانوں نے جو پانی کی جگہ رکھی تھی میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حوض میں سے جا کر پانی پیوں گا۔ یا اسے ڈھاؤں گا، خراب کروں گا یا اس کے پاس مر جاؤں گا۔ وہ اس ارادے سے نکلا۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب اس کا مقابلہ کرنے آئے۔ جب ان دونوں کا آمنا سامنا ہوا تو حضرت حمزہ نے تلوار کا وار کر کے اس کی آدھی پنڈلی کاٹ دی۔ وہ حوض کے پاس تھا۔ وہ کمر کے بل گرا اور اپنی قسم پوری کرنے کے لئے حوض کی طرف بڑھا تا کہ اپنی قسم پوری کرے۔ حضرت حمزہ نے اس کا پیچھا کیا۔ ایک اور وار کر کے اسے ختم کر دیا۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 298 تا 299، باب مقتل الاسود بن عبد الاسد المخزومی، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء) وہ حوض کے قریب مر تو گیا لیکن یہ جو تھا کہ پانی پیوں گا یا خراب کروں گا وہ اسے بہرحال نہ کر سکا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اس میں کفار کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ تھی۔ رات بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور تضرعات میں مصروف رہے۔ جب کفار کا لشکر ہمارے قریب ہوا اور ہم ان کے سامنے صف آراء ہوئے تو ناگاہ ایک شخص پر نظر پڑی جو سرخ اونٹ پر سوار تھا اور لوگوں کے درمیان اس کی سواری چل رہی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی! حمزہ جو کفار کے قریب کھڑے ہیں انہیں پکار کر پوچھو کہ سرخ اونٹ والا کون ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی شخص انہیں خیر بھلائی کی نصیحت کر سکتا ہے تو وہ سرخ اونٹ والا شخص ہے۔ اتنی دیر میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے۔ انہوں نے آ کر بتایا کہ عتبہ بن ربیعہ ہے جو کفار کو جنگ سے منع کر رہا ہے جس کے جواب میں ابوجہل نے اسے کہا ہے کہ تم بزدل ہو اور لڑائی سے ڈرتے ہو۔ عتبہ نے جوش میں آ کر کہا کہ آج دیکھتے ہیں کہ بزدل کون ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد اول، صفحہ 338 تا 339، حدیث 948، مسند علی بن ابی طالبؓ، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن ربیعہ اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا اور بھائی بھی نکلے اور پکار کر کہا کہ کون ہمارے مقابلہ کے لئے آتا ہے تو انصار کے کئی نوجوانوں نے اس کا جواب دیا۔ عتبہ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے بتا دیا کہ ہم انصار میں سے ہیں۔ عتبہ نے کہا کہ ہمیں تم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ ہم تو صرف اپنے چچا کے بیٹوں سے جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ! اٹھو۔ اے علی! کھڑے ہو۔ اے عبیدۃ بن حارث! آگے بڑھو۔ حمزہ تو عتبہ کی طرف بڑھے اور حضرت علی کہتے ہیں کہ میں شیبہ کی طرف بڑھا اور عبیدۃ اور ولید کے درمیان جھڑپ ہوئی اور دونوں نے ایک دوسرے کو سخت زخمی کیا اور پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو مار ڈالا اور عبیدۃ کو ہم میدان جنگ سے اٹھا کر لے آئے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی المبارزۃ، حدیث 2665) حضرت علی اور حمزہ ان دونوں نے تو اپنے اپنے مخالفین کو مار دیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حمزہ! اٹھو۔ اور اے علی! کھڑے ہو۔ اے عبیدۃ بن حارث! آگے بڑھو۔ اس موقع پر جب تینوں کھڑے ہوئے اور عتبہ کی طرف بڑھے تو عتبہ نے کہا کہ کچھ بات کرو تا کہ ہم تمہیں پہچان لیں کیونکہ وہ خَود پہنے ہوئے تھے۔ ان کے منہ ڈھانکے ہوئے تھے۔ اس موقع پر حضرت حمزہ نے کہا کہ میں حمزہ ہوں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہے تو عتبہ نے کہا اچھا مقابل ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 2، صفحہ 12 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) حضرت حمزہ کی بہادری کا یہ عالم تھا کہ غزوہ بدر میں کفار میں دہشت ڈالنے کیلئے آپ شتر مرغ کا پر بطور نشان جنگ لگائے ہوئے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اُمیّہ بن خلف سردار قریش میں سے تھا جو کہ مکہ میں حضرت بلال کو تکالیف دیتا تھا۔ غزوہ بدر میں انصار کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جس کے سینہ میں شتر مرغ کا پر لگا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ

یہ حمزہ بن عبد المطلب ہیں۔ اُمیّہ کہنے لگا کہ یہی وہ شخص ہے جس نے آج ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔

(سیرت ابن ہشام، صفحہ 302، باب مقتل امیہ بن خلف، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

انگریز مؤرخ سر ولیم میور غزوہ بدر کے ذکر میں حضرت حمزہ کی موجودگی کے بارہ میں لکھتا ہے کہ حمزہ لہراتے ہوئے شتر مرغ کے پَر کے ساتھ ہر جگہ نمایاں نظر آتے تھے۔ (The life of Mohammad by sir William Muir, heading Battle of Ohod pg 260 Edition 1923)

اور بھی کئی سرداروں کو آپ نے جنگ میں قتل کیا۔

غزوہ اُحد میں بھی حضرت حمزہ نے شجاعت کے کمالات دکھائے۔ آپ کی یہ بہادری قریش مکہ کی آنکھوں میں سخت کھٹکی تھی۔ بخاری میں اس کی تفصیل اس طرح درج ہے کہ

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کہتے ہیں کہ میں عبید اللہ بن عدی بن خیار کے ساتھ سفر میں گیا۔ جب ہم حمص جو ملک شام کا مشہور شہر ہے اس میں پہنچے تو عبید اللہ بن عدی نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ وحشی بن حرب حبشی سے ملنا چاہتے ہیں۔ حضرت حمزہ کے قتل کی بابت اس سے پوچھیں گے۔ اس نے کہا کہ اچھا اور وحشی حمص میں رہا کرتا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کا پتہ دریافت کیا۔ ہم سے کہا گیا کہ وہ اپنے محل کے سائے میں بیٹھا ہے جیسے بڑی مشک ہو۔ جعفر کہتے ہیں کہ ہم اس کے پاس جا کر تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ہم نے السلام علیکم کہا۔ اس نے سلام کا جواب دیا۔ کہتے تھے: عبید اللہ اس وقت پگڑی اور سر اور منہ لپیٹے ہوئے تھے۔ وحشی صرف ان کی آنکھیں اور پاؤں ہی دیکھ سکتا تھا۔ عبید اللہ نے کہا وحشی کیا مجھے پہچانتے ہو؟ کہتے تھے کہ اس نے غور سے انہیں دیکھا تو اس نے کہا اللہ کی قسم نہیں۔ سوائے اس کے کہ مَیں اتنا جانتا ہوں کہ عدی بن خیار نے ایک عورت سے شادی کی تھی جسے اُمّ قتال بنت ابی لیس کہتے تھے۔ مکہ میں عدی کے لئے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اور میں اسے دودھ پلوایا کرتا تھا اور بچے کو اٹھا کر اس کی ماں کے ساتھ لے جاتا تھا اور وہ بچہ اس کی ماں کو دے دیتا تھا۔ میں نے تمہارا پاؤں دیکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی ہے۔ یعنی اس نے پاؤں سے پہچان لیا۔ یہ سن کر عبید اللہ نے اپنا منہ کھول دیا۔ تو پھر انہوں نے کہا کہ حضرت حمزہ کے قتل کا واقعہ ہمیں بتاؤ۔ اس نے کہا کہ حضرت حمزہ نے طُعَیمہ بن عدی بن خیار کو بدر میں قتل کیا تھا۔ میرے آقا جبیر بن مطعم نے مجھ سے کہا کہ اگر تم میرے چچا کے بدلہ میں حمزہ کو قتل کرو تو تم آزاد ہو۔ اس نے کہا جب لوگوں نے دیکھا کہ جنگ اُحد ہونے والی ہے اور عینین اُحد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی ہے۔ اُحد کے اور اس کے درمیان ایک وادی ہے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے نکلا۔ جب لوگ لڑنے کے لئے صف آراء ہوئے تو سِباع میدان میں نکلا اور اس نے پکارا کہ کیا کوئی مقابلہ کرنے کے لئے میدان میں نکلے گا۔ یہ سن کر حضرت حمزہ بن عبد المطلب اس کے مقابل نکلے اور کہنے لگے اے سباع! کیا تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرتے ہو۔ یہ کہہ کر حضرت حمزہ نے اس پر حملہ کیا اور وہ ایسا ہو گیا جیسے کل کا گزرا ہوا دن۔ یعنی فوراً ہی اس کو زیر کر لیا اور ختم کر دیا۔ وحشی کہتا ہے کہ میں ایک چٹان کے نیچے حضرت حمزہ کے لئے گھات میں بیٹھ گیا جب وہ میرے قریب پہنچے تو میں نے اپنا برچھا مارا اور اس کو ان کے زیر ناف رکھ کر جو زور سے دبایا تو آر پار نکل گیا اور یہی ان کی آخری گھڑی تھی۔ جب لوگ لوٹے تو میں بھی ان کے ساتھ لوٹا اور مکہ میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ جب اس میں اسلام پھیلا تو میں وہاں سے نکل کر طائف چلا گیا۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایلچی بھیجے اور مجھ سے کہا گیا کہ آپ ایلچیوں سے تعارض نہیں کرتے۔ انہیں یعنی ایلچیوں کو کچھ نہیں کہتے۔ میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم ہی وحشی ہو۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے حمزہ کو قتل کیا تھا؟ میں نے کہا ٹھیک بات ہے جو آپ کو پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا تم سے ہو سکے تو میرے سامنے نہ آیا کرو۔ وہ کہتے ہیں یہ سن کر میں وہاں سے نکل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور مسیلمہ کذاب نے بغاوت کی تو میں نے کہا میں مسیلمہ کی طرف ضرور جاؤں گا شاید میں اسے قتل کروں اور اس طرح حضرت حمزہ کے گناہ کا کفارہ ادا کروں۔ کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ جنگ میں نکلا۔ پھر جنگ کا حال جو ہوا وہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص دیوار کے ایک شگاف میں کھڑا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے گندمی رنگ کا اونٹ ہے۔ سر کے بال پراگندہ ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے اس کو اپنا برچھا مارا اور اس کی چھاتیوں کے درمیان رکھ کر زور سے جو دبایا تو دونوں کندھوں کے درمیان سے پار نکل گیا۔ اس کے بعد ایک انصاری نے بھی اس کی گردن کاٹ دی۔ تو بعد میں یہ انجام اس کا ہوا۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب قتل حمزۃ بن عبد المطلب ؓ، حدیث 4072)

عمیر بن اسحاق سے اس طرح مروی ہے کہ اُحد کے روز حمزہ بن عبد المطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو تلواروں سے جنگ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں اسد اللہ ہوں۔ یہ کہتے ہوئے کبھی آگے جاتے اور کبھی پیچھے ہٹتے۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ یکا یک پھسل کر اپنی پیٹھ کے بل گرے۔ انہیں وحشی اسود نے دیکھ لیا۔ ابو اسامہ نے کہا کہ اس نے انہیں نیزہ کھینچ کر مارا اور قتل کر دیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 8، حمزہ بن عبد المطلب ؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) اور حضرت حمزہ ہجرت نبوی کے بعد بتیسویں مہینہ میں جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ آپ کی عمر اس وقت انسٹھ سال تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 6، حمزہ بن عبد المطلب ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) روایت یہ ہے کہ ابوسفیان کی بیوی ہند غزوہ اُحد کے دن لشکروں کے ہمراہ آئی۔ اس نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے جو بدر میں حضرت حمزہ کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا تھا یہ نذر مان رکھی تھی کہ مجھے موقع ملا تو میں حمزہ کا کلیجہ چباؤں گی۔ جب یہ صورتحال ہو گئی اور حضرت حمزہ پر مصیبت آ گئی تو مشرکین نے مقتولین کو مُثلہ کر دیا۔ ان کی شکلیں بگاڑ دیں ناک کان وغیرہ عضو کاٹے۔ وہ حمزہ کے جگر کا ایک ٹکڑا لائے۔ ہندا سے لے کر چباتی رہی کہ کھا جائے مگر جب وہ اس کو نگل نہ سکی تو پھینک دیا۔ یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے آگ پر ہمیشہ کے لئے حرام کر دیا ہے کہ حمزہ کے گوشت میں سے کچھ بھی چکھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 8، حمزہ بن عبد المطلب ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی نعش کے پاس آ کر جن جذبات کا اظہار کیا اور آپ کو بلند مقام کی جو خوشخبری دی اس کے بارہ میں روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حمزہ کی نعش کو دیکھا تو ان کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں تاریخ میں یہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں جب حضرت حمزہ کی نعش پر آ کر کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے کہ اے حمزہ تیری اس مصیبت جیسی کوئی مصیبت مجھے کبھی نہیں پہنچے گی۔ میں نے اس سے زیادہ تکلیف دہ منظر آج تک نہیں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا جبریل نے آ کر مجھے خبر دی ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب کو سات آسمانوں میں اللہ اور اس کے رسول کا شیر لکھا گیا ہے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 395 باب وقوف النبیؐ علیٰ حمزۃ وحزنہ علیہ مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ اُحد کے دن اختتام پر ایک عورت سامنے سے بڑی تیزی کے ساتھ آتی ہوئی دکھائی دی۔ قریب تھا کہ وہ شہداء کی لاشیں دیکھ لیتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اچھا نہیں سمجھا کہ کوئی خاتون وہاں آئے اور لاشوں کی جو بہت بری حالت تھی وہ دیکھ سکے۔ اس لئے فرمایا کہ اس عورت کو روکو۔ اس عورت کو روکو۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا کہ یہ میری والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ چنانچہ میں ان کی طرف دوڑتا ہوا گیا اور شہداء کی لاشوں تک پہنچنے سے قبل ہی میں نے انہیں جا لیا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر، میرے سینے پر مار کر مجھے پیچھے کو دھکیل دیا۔ وہ ایک مضبوط خاتون تھیں۔ اور کہنے لگیں کہ پرے ہٹو میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو روکنے کا کہا ہے کہ آپ ان لاشوں کو مت دیکھیں۔ یہ سنتے ہی وہ رک گئیں اور اپنے پاس موجود دو کپڑے نکال کر فرمایا یہ دو کپڑے ہیں جو میں اپنے بھائی حمزہ کے لئے لائی ہوں کیونکہ مجھے ان کی شہادت کی خبر مل چکی ہے۔

تو یہ تھی اطاعت اس زمانے کی۔ یعنی کہ وہ یہ سنتے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسے روکو تو جہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا باوجود غم کی حالت کے، باوجود اس کے کہ وہ بڑی جوش کی حالت میں تھیں فوری طور پر اپنے جذبات کو کنٹرول کیا اور رک گئیں۔ یہ کامل اطاعت ہے۔ اور کہنے لگیں کہ اپنے بھائی کے لئے کپڑے لائی ہوں۔ شہادت کی خبر مجھے مل چکی ہے۔ تم انہیں ان کپڑوں میں کفن دے دینا۔ جب ہم حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دو کپڑوں میں کفن دینے لگے تو دیکھا کہ ان کے پہلو میں ایک انصاری شہید ہوئے پڑے ہیں ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا گیا تھا جو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ہمیں اس بات پر شرم محسوس ہوئی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیں اور اس انصاری کو ایک کپڑا بھی میسر نہ ہو۔ اس لئے ہم نے یہ طے کیا کہ ایک کپڑے میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور دوسرے میں اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کو کفن دیں۔ اندازہ کرنے پر ہمیں معلوم ہوا کہ ان دونوں حضرات میں سے ایک زیادہ لمبے قد کا تھا۔ ہم نے قرعہ اندازی کی اور جس کے نام جو کپڑا نکل آیا اسے اسی کپڑے میں دفنا دیا۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد اوّل، صفحہ 452، حدیث 1418 مسند زبیر بن العوام ؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) حضرت حمزہ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا تھا۔ جب آپ کا سر ڈھانکا جاتا تو دونوں پاؤں سے کپڑا ہٹ جاتا اور جب چادر پاؤں کی طرف کھینچ دی جاتی تو آپ کے چہرے سے کپڑا ہٹ جاتا۔ تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا چہرہ ڈھانک دیا جائے اور پاؤں پر حَرمل یا اِذخر گھاس رکھ دی جائے۔ حضرت حمزہ اور حضرت عبد اللہ بن جحش جو کہ آپ کے بھانجے تھے ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟

فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد باب الورع)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مومن کون ہوتا ہے؟

فرمایا: مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں۔

(مسند احمد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

پہلے حضرت حمزہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 ،صفحہ 6 تا 7، حمزہ بن عبد المطلب ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)،(مسند احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 72، حدیث 21387 مسند خباب بن الارت ؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی نعش کو سامنے رکھ کران کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک انصاری صحابی کی نعش کو ان کے پہلو میں رکھا گیا اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر اس انصاری کی میّت اٹھا دی گئی تاہم حضرت حمزہ کی میت وہیں رہنے دی گئی۔ یہاں تک کہ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز حضرت حمزہ کی نماز جنازہ دوسرے باقی شہداء کے ساتھ ستّر دفعہ پڑھائی کیونکہ ہر دفعہ حضرت حمزہ کی نعش وہیں پڑی رہتی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 11، حمزہ بن عبد المطلب ؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور تمام نیک کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ چنانچہ شہادت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی لاش کو مخاطب ہو کر فرمایا اللہ کی رحمتیں تجھ پر ہوں۔ آپ ایسے تھے کہ معلوم نہیں کہ ایسا صلہ رحمی کرنے والا اور نیکیاں بجا لانے والا کوئی اور ہو۔ اور آج کے بعد آپ پر کوئی غم نہیں۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 9، حمزہ بن عبد المطلب ؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور مسلمانوں کے اس بہادر سردار حضرت حمزہ کی تدفین جس بے کسی اور کسمپرسی کے عالم میں ہوئی صحابہ بڑے دکھ کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ بعد میں فراخی کے دَور میں حضرت خباب وہ تنگی کا زمانہ یاد کرکے کہا کرتے تھے کہ حضرت حمزہ کا کفن ایک چادر تھی وہ بھی پوری نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ سر کو ڈھانک کر پاؤں پر گھاس ڈال دی گئی تھی۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 7، صفحہ 71 تا 72، حدیث 21387 مسند خباب بن الارت ؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

اسی طرح حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن عوف کا بھی اسی قسم کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ روزے سے تھے تو افطاری کے وقت پُرتکلّف کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ کر انہیں عُسرت کا زمانہ یاد آ گیا۔ تنگی کا زمانہ یاد آ گیا۔ کہنے لگے کہ حمزہ بھی شہید ہوئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں کفن کی چادر بھی میسر نہ آ سکی تھی۔ پھر ہمارے لئے دنیا کی کشائش ہوئی۔ ہمیں دنیا سے جو ملا ملا اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا ثواب ہمیں جلدی سے نہ دے دیا گیا ہو۔ یعنی دنیا میں نہ مل گیا ہو۔ پھر وہ رونے لگے اور اتنا روئے کہ انہوں نے کھانا چھوڑ دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوہ احد، حدیث 4045)

یہ وہ لوگ تھے جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ جو کشائش میں اپنے بھائیوں کو یاد کیا کرتے تھے۔ اپنی جو گزشتہ حالت تھی اس کو سامنے رکھتے تھے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنتوں کی خوشخبریاں دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے اور یہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اُحد سے واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ انصار کی عورتیں اپنے خاوندوں پر روتیں اور بَین کرتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات ہے حمزہ کو کوئی رونے والا نہیں؟ انصار کی عورتوں کو پتہ چلا تو پھر وہ حضرت حمزہ کی شہادت پر بَین کرنے کے لئے اکٹھی ہو گئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ لگ گئی اور جب بیدار ہوئے تو وہ خواتین اسی طرح رو رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج حمزہ کا نام لے کر روتی ہی رہیں گی۔ انہیں کہہ دو کہ واپس چلی جائیں۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے کا ماتم اور بَین نہ کریں۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 2، صفحہ 418 تا 419، حدیث 5563، مسند عبداللہ بن عمرو ؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

تو اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردوں پر نوحہ کرنا ناجائز قرار دے دیا اور کسی بھی قسم کا جو نوحہ ہے اور بَین ہے وہ ختم کر دیا۔ بڑی حکمت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں کے جذبات کا خیال رکھا۔ انہیں اپنے خاوندوں اور بھائیوں کی جدائی پر ماتم سے روکنے کی بجائے پہلے ان کی توجہ حضرت حمزہ کی طرف پھیری، عظیم قومی صدمہ کی طرف توجہ دلائی جو سب سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غم تھا اور پھر حمزہ پر ماتم اور بَین نہ کرنے کی تلقین فرما کر اپنا نمونہ پیش کر دیا اور انہیں صبر کی تلقین کی، ایسی تلقین جو پُر اثر تھی۔ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہ کی جدائی کے غم کا تعلق ہے وہ آخر تک آپ کو رہا۔

کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کی شہادت پر اپنے مرثیہ میں کہا تھا کہ میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور حمزہ کی موت پر انہیں رونے کا بجا طور پر حق بھی ہے مگر خدا کے شیر کی موت پر رونے دھونے اور چیخ و پکار سے کیا حاصل ہوسکتا ہے۔ وہ خدا کا شیر حمزہ کہ جس صبح وہ شہید ہوا دنیا کہہ اٹھی کہ شہید تو یہ جوانمرد ہوا ہے۔

(اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 69، حمزہ بن عبد المطلب ؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور انہوں نے اپنی قربانیوں کی جو مثالیں قائم کی ہیں وہ رہتی دنیا تک مسلمان یاد رکھیں اور انہوں نے جو اُسوہ قائم کیا اور جو نیکیاں کر کے ہمیں دکھائیں ان کو کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ادائیگی صدقۃ الفطر

الحمدللہ کہ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مئی کے دوسرے عشرہ سے شروع ہو چکا ہے۔ اسلام میں فطرانہ کی ادائیگی کیلئے ایک صاع غلہ (جو تقریباً 2 کلو 750 گرام کے برابر ہے) کی شرح مقرر ہے۔ احباب جماعت پوری شرح کے ساتھ رمضان المبارک کے پہلے یا دوسرے عشرہ کے اندر اندر صدقۃ الفطر کی ادائیگی کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ ہندوستان کے صوبہ جات کے غلہ (گندم، چاول) کی شرح قیمت مختلف ہے اس لئے اپنی مقامی قیمت کے مطابق مقررہ شرح (2 کلو 750 گرام غلہ) کے مطابق فطرانہ کی رقم کی ادائیگی کریں۔

پنجاب کیلئے امسال صدقۃ الفطر کی فی کس رقم مبلغ باون روپئے (Rs.52/-) مقرر کی گئی ہے۔ مقامی جماعت میں غرباء و مستحقین موجود ہونے کی صورت میں صدقۃ الفطر کی مجموعی رقم میں سے نوے فیصد تک رقم مجلس عاملہ کے مشورہ اور فیصلہ کے بعد تقسیم کی جاسکتی ہے بقیہ رقم مرکز میں جمع کروانی ہوگی۔ جس جماعت میں غرباء و مستحقین نہ ہوں اس جماعت کی وصول شدہ جملہ رقوم صدر انجمن احمدیہ کے جماعتی اکاؤنٹ میں آنی چاہئے۔ واضح ہو کہ فطرانہ کی رقم مساجد وغیرہ کی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے۔ اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے مواقع پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں، کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے تہواروں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ اس مقصد کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس مد میں کمانے والے احمدی احباب ایک روپیہ فی کس بطور عید فنڈ دیا کرتے تھے۔ اب جبکہ ایک روپیہ کی قدر وہ نہیں رہی، لہٰذا اسے ایک روپیہ تک محدود رکھنے کی بجائے حسب توفیق ادا کیا کریں۔ تجویز ہے کہ عید کے روز جس قدر معمول کا خرچ کیا جاتا ہو اس کا نصف اس مد میں ادا کر دیا جائے۔ عید فنڈ کی ادائیگی عید سے قبل کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے سارے کا سارا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہونا ضروری ہے اس میں سے مقامی طور پر کوئی رقم خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

کلامُ الامام

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: الہ دین فیمیلیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے جب تک
کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 137)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ماریشس 2005

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ماریشس پہنچنے پر والہانہ استقبال، ٹی.وی انٹرویو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں کوریج، صدر مملکت اور نائب صدر مملکت سے ملاقات

Pailles اور Saint Pierre کے قبرستان کا وزٹ اور وہاں مدفون حضرت عبیداللہ صاحبؓ اور حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کی قبروں پر دعا

Pailles، Gentilly، Saint Pierre، Montagne Blanche، Quareier Militaire، Stanley، Trefles جماعتوں کا وزٹ

فیملی ملاقاتیں، نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ

(جلسہ کے انتظامات کا معائنہ اور جلسہ کے کارکنان سے خطاب میں اہم نصائح)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

27 رنومبر 2005 (بروز اتوار)

27 رنومبر بروز اتوار دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ روانگی کیلئے اپنی رہائش گاہ واقع مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد مسجد فضل لندن میں جمع تھی۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد ایئرپورٹ کیلئے روانگی ہوئی۔

تین بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایئرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ائرپورٹ پر مکرم امیر صاحب یوکے نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ برٹش ائرپورٹ کے سٹاف کی ایک سینئر ممبر نے حضور انور کو ائرپورٹ پر Receive کیا اور امیگریشن کی کارروائی مکمل کرواتے ہوئے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو جہاز کے اندر سیٹ تک چھوڑنے آئیں۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA123 دوپہر تین بج کر پچپن منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ لندن سے ماریشس کیلئے روانہ ہوئی۔ ساڑھے گیارہ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد ماریشس کے مقامی وقت کے مطابق اگلے روز 28 رنومبر صبح سات بج کر پچیس منٹ پر جہاز ماریشس کے ''Sir Seewoosagar Ramgoolam'' انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (ماریشس کا وقت لندن سے چار گھنٹے آگے ہے) ماریشس کا یہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ Plain-Magnien کے علاقہ میں سمندر کے کنارے واقع ہے۔

......☆......☆......☆......

28 رنومبر 2005ء (بروز سوموار)

جونہی حضور انور جہاز سے باہر تشریف لائے تو جہاز کے دروازہ پر ائرپورٹ سٹاف کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے اپنے نائب امراء اور صدر خدام الاحمدیہ اور صدر انصار اللہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا۔ صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس اور امیر صاحب ماریشس کی اہلیہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

T.V - انٹرویو

VIP لاؤنج میں ماریشس کے نیشنل ٹی.وی MBC نے حضور انور کی آمد کو کوریج دی۔ ٹی وی نمائندہ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ماریشس میں اگرچہ جماعت چھوٹی ہے لیکن بڑی مضبوط اور مستحکم ہے اور ان کا یہ حق بنتا ہے کہ مَیں ان کے پاس آؤں اور ان سے ملوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضور انور جلسہ سالانہ ماریشس میں شرکت کر رہے ہیں اور خطاب بھی فرمائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرا ماریشس کا یہ پہلا وزٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حکومت ماریشس کی نمائندگی میں خوش آمدید کہنے کیلئے وزیر انصاف آنریبل راما Valayden نے ائرپورٹ پر پہنچنا تھا لیکن انہیں پہنچنے میں تاخیر ہوگئی۔ چنانچہ انہوں نے فون پر معذرت کی اور بتایا کہ تاخیر ہو جانے کی وجہ سے وہ پہنچ نہیں سکیں گے۔ اب وہ جلسہ سالانہ پر آئیں گے۔

VIP لاؤنج میں قیام کے دوران امیگریشن کی کارروائی مکمل کی گئی۔ حکومت ماریشس نے حضور انور کی آمد پر خصوصی طور پر حضور انور اور وفد کے تمام ممبران کو VIP کی تمام سہولتیں مہیا کیں اور خود ہی امیگریشن کی تمام کارروائی مکمل کی۔

ایئرپورٹ پر والہانہ استقبال

لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد آٹھ بجے جب حضور انور ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو ماریشس کی مختلف جماعتوں سے آنے والے ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب مرد وخواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ پرجوش انداز میں احباب نعرے لگا رہے تھے۔ احباب جماعت اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچے اور بچیاں خوبصورت رنگا رنگ کے لباسوں میں ملبوس خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ استقبال کا یہ نظارہ بڑا ہی ایمان افروز تھا۔ آج کا دن احباب جماعت ماریشس کے لئے ایک عید کا دن تھا اور نہایت ہی تاریخی اہمیت کا حامل دن تھا۔ آج حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک قدم پہلی بار ماریشس کی سرزمین پر پڑے تھے اور ہزاروں میل دور دنیا کے کنارے پر آباد اس جزیرہ میں بسنے والے احباب جماعت نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک وجود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ آج ان کا پیارا آقا ان میں موجود تھا۔ ہر کوئی خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف خوشی سے تمتماتے چہرے اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے بیتاب تھے۔ یہ سب لوگ صبح سویرے ہی ائرپورٹ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ جس طرح عید کی تیاری ہوتی ہے اسی طرح یہ سب لوگ تیار ہو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر ائرپورٹ پہنچے تھے۔ آج کا دن واقعی ان کیلئے عید کا دن تھا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ ان کے اخلاص، پیار، محبت اور وفا کا اظہار ان کے آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو ان کی آنکھوں میں تیر رہے تھے۔

حضور انور نے ان سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور ان بچیوں کے پاس بھی تشریف لے گئے جو مسلسل استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد یہاں سے حضور انور پولیس کے Escort میں روز ہل (Rose Hill) شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایئرپورٹ سے روز ہل شہر کا فاصلہ 40 کلومیٹر ہے۔ اسی شہر میں جماعت کی مرکزی مسجد اور مشن ہاؤس 'دارالسلام' موجود ہے۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ مکرم شمس تیجو صاحب کے گھر پہنچے۔ موصوف نے اپنا خوبصورت دو منزلہ گھر حضور انور کے قیام کیلئے پیش کیا ہے۔ اس گھر سے مسجد 'دارالسلام' کا فاصلہ چند کلومیٹر ہے۔ دسمبر 1993ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ماریشس تشریف لائے تھے تو حضور رحمہ اللہ کا قیام بھی اسی گھر میں تھا۔

سہ پہر پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ مسجد 'دارالسلام' روز ہل کیلئے روانگی ہوئی۔ سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد دارالسلام پہنچے جہاں روز ہل برانچ کے صدر جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد کے مردانہ حصہ اور خواتین کے ہال میں مجموعی طور پر پندرہ صد کے قریب افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ دونوں حصے نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔

فیملی ملاقاتیں

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ماریشس کی 6 جماعتوں

Rhoeniy	Rose Hill
Quatre-Bornes	Tene Rouge
Curepipe	Trefles

سے آنے والی 33 فملیز کے 403 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

آج یہ سبھی لوگ اپنی زندگیوں میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ جب یہ حضور انور سے مل کر باہر آتے تو جہاں اپنے خوشی کے آنسو صاف کرتے وہاں ایک دوسرے کو خوشی سے ملاقات کا حال بتاتے، ایک دوسرے کو گلے ملتے۔ بچے اپنے وہ قلم دکھاتے جو حضور انور نے انہیں عطا فرمائے تھے اور بچیاں اپنی انگلیوں میں پہنی انگوٹھیاں دکھاتیں۔ ہر کوئی خوشی ومسرت سے معمور تھا۔

ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ٹی.وی پر دورہ کی کوریج

آج شام ملک کے نیشنل ٹی وی چینل MBC نے اپنی چھ بجے کی خبروں میں حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد اور استقبال کی خبر کے ساتھ مناظر بھی دکھائے۔ پھر سات بجے کی خبروں میں کریول زبان میں، ساڑھے ساتھ بجے فرنچ زبان میں اور رات نو بجے کی خبروں میں انگریزی زبان میں خبر نشر ہوئی اور مناظر بھی دکھائے

گئے۔ان چاروں زبانوں میں نشر ہونے والی خبر میں بتایا گیا کہ دنیا بھر کے احمدیوں کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد آج لندن سے ماریشس پہنچے ہیں۔ ایئر پورٹ پر جماعت ماریشس کے امیر امین جواہر صاحب نے ان کا استقبال کیا۔وہ 11 ردسمبر تک ٹھہریں گے۔جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے اور کئی لوگوں سے ملیں گے اور پروگراموں میں شامل ہوں گے۔ وہ اپنے قیام کے دوران پرائم منسٹر سے بھی ملیں گے۔

ٹی وی پر خبر نشر ہونے کے ساتھ ساتھ حضور انور کا VIP لاؤنج میں استقبال کا منظر دکھایا گیا۔امیر صاحب ماریشس کو حضور انور کو پھولوں کا ہار پہناتے ہوئے دکھایا گیا۔ پھر لاؤنج سے باہر آتے ہوئے اور احباب جماعت ماریشس کے استقبال کا منظر بھی دکھایا گیا۔اسی طرح بچیوں کے استقبالیہ نغمات کا منظر بھی دکھایا گیا۔

ماریشس میں جماعت احمدیہ کا آغاز

ملک ماریشس بحر ہند کا ایک جزیرہ ہے جو مدغاسکر سے پانچ سو میل کے فاصلہ پر مشرقی جانب واقع ہے۔ اس جزیرہ کی لمبائی 61 کلومیٹر، چوڑائی 47 کلومیٹر اور رقبہ 2041 مربع کلومیٹر ہے۔ ملک کا دارالحکومت پورٹ لوئی (Port Louis) ہے۔اس ملک کو دنیا کا کنارہ بھی کہا جاتا ہے۔

اس ملک میں احمدیت کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے دور مبارک میں ہوا۔ 1912ء میں مکرم نور محمد نورویا صاحب نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ سے احمدیت قبول کی اور اس طرح اس ملک کے پہلے احمدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ موصوف ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ پھر ان کی تبلیغ سے سکول کے ایک اور استاد محمد عظیم سلطان غوث صاحب نے 1913ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط تحریر کر کے احمدیت قبول کر لی۔ آپ ماریشس میں احمدیت سے مشرف ہونے والے دوسرے فرد تھے۔ پھر اس کے بعد احمدیت میں داخل ہونے والوں کا سلسلہ آگے بڑھا۔ نور محمد نورویا صاحب کی فیملی نے بھی احمدیت قبول کر لی۔

1915ء میں ماریشس کے ان احمدی احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مبلغ بھجوانے کی درخواست کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کا تقرر ماریشس کیلئے پہلے مبلغ کے طور پر فرمایا۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے 313 اصحاب میں شامل ہیں۔

حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ 15 رجون 1915ء کو ماریشس کی بندرگاہ Port Louis پہنچے۔ اور چند ماہ تک Rose Hill میں نورویا صاحب کے گھر مقیم رہے۔ اسی گھر سے احمدیت کے نور کی شعاعیں تمام جزیرے میں پھیلنی شروع ہوئیں۔ یہی گھر جماعت کا پہلا ہیڈ کوارٹر تھا۔ پھر آپ نے جلد ہی روز ہل میں ایک مکان کرایہ پر حاصل کیا اور باقاعدہ جماعت کا پہلا مشن ہاؤس قائم ہوا۔ آپ 12 سال بعد 16 رمارچ 1927ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ جب آپ نے ماریشس چھوڑا اس وقت احمدیوں کی تعداد 600 تک پہنچ چکی تھی۔

ماریشس کے دوسرے مبلغ حضرت حافظ عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ 25 رنومبر 1917ء کو ماریشس پہنچے اور اپنی وفات تک ماریشس میں خدمات سرانجام دیں۔ ماریشس کی پہلی احمدیہ مسجد ''دارالسلام'' 1923ء میں تعمیر کی گئی۔ یہ مسجد لکڑی سے بنائی گئی اور اس کا گنبد ٹین کی چادر سے بنایا گیا۔ 1965ء میں یہ مسجد ازسرنو پختہ تعمیر کی گئی۔

ماریشس کے ابتدائی مبلغین میں تیسرے مکرم حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ 29 رجولائی 1928ء کو ماریشس پہنچے اور تا وفات یہیں مقیم رہے۔

ماریشس کی سرزمین کو یہ ایک منفرد اور بہت بڑا اعزاز حاصل ہے کہ وہ اوّلین مبلغ جو اس سرزمین پر پہنچے وہ نہ صرف حافظ قرآن تھے بلکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ میں سے تھے۔ اس روحانی تعلق کی وجہ سے اس دور تک جو افراد احمدیت سے مشرّف ہوئے وہ سب کے سب تابعین کا درجہ رکھتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے علم دین کا فیض پایا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز جماعت ماریشس کیلئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور ان کو سعادتوں میں بڑھائے۔ آمین

......☆......☆......☆......

29 رنومبر 2005ء (بروز منگل)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صدر مملکت ماریشس سے ملاقات

10 بجکر 45 منٹ پر حضور انور اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق صدر مملکت ماریشس Sir Anerood Jugnauth سے ملاقات کیلئے سٹیٹ ہاؤس Le Reduit (پورٹ لوئی) کیلئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجے حضور انور سٹیٹ ہاؤس پہنچے جہاں صدر مملکت کے سیکرٹری نے کار کے دروازہ پر حضور انور کو Receive کیا اور صدر کے گارڈ نے حضور انور کو سیلیوٹ کیا۔ صدر مملکت کی اہلیہ Lady Sarojini Jugnauth نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔ صدر مملکت کی حضور انور سے یہ ملاقات بڑے ہی خوشگوار ماحول میں قریباً بیس منٹ تک جاری رہی۔ ملکی پریس اور میڈیا کے نمائندے بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ماریشس کا یہ جزیرہ ملک بہت خوبصورت اور صاف ستھرا ملک ہے۔ اس پر صدر مملکت نے کہا کہ چونکہ چھوٹا ملک ہے اس لئے صاف ستھرا ہے۔

صدر مملکت نے حضور انور کو بتایا کہ وہ اس سے قبل 13 سال تک ماریشس کے وزیر اعظم رہے ہیں۔ جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ 1993ء میں ماریشس تشریف لائے تھے تو اس وقت وہ وزیر اعظم تھے۔ انہوں نے اور ان کی بیگم نے حضورؒ سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور بتایا کہ حضور کے ساتھ ہماری تصویر آج بھی ہمارے گھر میں آویزاں ہے۔

صدر مملکت نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے سفر کے بارہ میں پوچھا۔ حضور نے فرمایا کہ گیارہ گھنٹے سے زائدہ کا یہ سفر تھا اور لمبی فلائٹ تھی۔ لندن قیام کے بارہ میں ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے خلاف پاکستان کا قانون ایسا ہے کہ خلیفہ وقت وہاں قیام نہیں کر سکتا۔ نہ احمدیوں کو خطاب کر سکتا ہے اور نہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکتا ہے۔ اس لئے اس قانون کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے پاکستان سے ہجرت کی اور اب خود حضور انور بھی منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد لندن میں مقیم ہیں۔ پاکستان میں جماعت کے موجودہ حالات کے تعلق میں واقعہ مونگ (منڈی بہاؤ الدین) کا بھی ذکر ہوا کہ کس طرح نماز ادا کرتے ہوئے مخالفین نے ان نہتے احمدیوں پر فائر کھول دیا۔ آٹھ احمدی شہید ہوئے اور بیس سے زائد زخمی ہوئے۔ صدر مملکت نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ غلط ہے۔ مذہب میں جبر نہیں ہے۔ کسی کا کوئی حق نہیں کہ دوسرے پر زیادتی کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے مخالفین جو ہمیں سمجھتے ہیں بے شک سمجھیں، جو چاہیں ہمیں سمجھیں لیکن جو ہم اپنے آپ کو سمجھتے ہیں اور جس اسلامی تعلیم پر ہم عمل پیرا ہیں اس سے روکنے کا ان کو کوئی حق نہیں۔ زبردستی، جبر کر کے، گن پوائنٹ کے زور پر انہیں ہمیں روکنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

صدر مملکت نے اس کی پوری تائید کی اور ماریشس کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ یہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے آباد ہیں اور سب اپنے اپنے مذہب میں آزاد ہیں۔ کسی مذہب کے ماننے والوں کو دوسرے پر جبر اور زیادتی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے مذہب میں آزاد ہے۔ کسی کا حق اُس سے چھینا نہیں جا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا اس مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کی ہے۔ 1984ء میں جب یہ ظالمانہ آرڈیننس نافذ ہوا تھا۔ جماعت دنیا کے 75 ممالک میں تھی اور اب اللہ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ بڑی تعداد میں مساجد اور مشن ہاؤسز بنے ہیں۔ بہر حال اس آرڈیننس اور مخالفت کے باوجود ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

ماریشس میں بھی بعض گروپس کی طرف سے جماعت کی مخالفت کا ذکر ہوا۔ تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بندوں کی بجائے خدا تعالیٰ کا خوف رکھنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔

صدر مملکت کے 13 سال وزارت عظمیٰ کے دور میں ملک کی غیر معمولی ترقی کا بھی ذکر ہوا اور صدر نے ملک میں انتظامی سیٹ اَپ کی تفصیل بیان کی۔ صدر مملکت کے استفسار پر حضور نے فرمایا کہ گزشتہ اڑھائی سال سے مَیں نے مختلف ممالک کے سفر کئے ہیں تا کہ اپنی جماعت کے احباب سے ملوں، ان کے مسائل دیکھوں، ان کی ضروریات کا جائزہ لوں اور مزید آگے بڑھنے کے پروگرام بنائے جائیں۔

صدر مملکت کی حضور انور سے ملاقات کے دوران حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا صدر مملکت کی اہلیہ Lady Sarojini Jugnauth کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتی رہیں۔

ملاقات کے آخر پر صدر مملکت نے اپنے سیکرٹری کو ہدایت کی کہ کیمرہ مین کو اندر بلائیں۔ اس موقع پر تصاویر بنائی گئیں۔ MTA کی ٹیم نے بھی تصاویر اور ویڈیوز بنائیں۔ حضور انور نے صدر مملکت کو شیلڈ پیش کی جس پر صدر مملکت نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا۔

جزیرہ ماریشس کو دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے۔ سٹیٹ ہاؤس کے انتہائی وسیع و عریض لان کے ایک کونہ پر علامتی طور پر ایک جگہ مخصوص کی گئی ہے جس کے نیچے گہرائی میں دریا بہہ رہا ہے۔ اس جگہ کو دنیا کے کنارہ (End of the World) کا نام دیا گیا ہے۔

صدر مملکت سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس جگہ پر تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر کیلئے ٹھہرے۔ حضور انور نے امیر صاحب ماریشس اور منتظمین سے دریافت فرمایا کہ کس حیثیت سے اس جگہ کو دنیا کے کنارہ کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ جس پر منتظمین نے بتایا کہ فرنچ نے اپنے دور حکومت میں ماریشس کو دنیا کے کنارہ کا نام دیا اور اس مخصوص جگہ کو کنارے کے طور پر چنا تھا۔

اس جگہ کے وزٹ کے بعد بارہ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیٹ ہاؤس سے واپس روانہ ہوئے۔ روانگی کے وقت بھی گارڈ نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو سلوٹ کیا۔ صدر مملکت کی اہلیہ حضرت بیگم صاحبہ کو گاڑی تک روانہ کرنے آئیں۔

Pailles کے قبرستان کا وزٹ

یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور Port Louis کی مضافاتی بستی Pailles کے قبرستان تشریف لے گئے۔ اس قبرستان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت حافظ عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ آپ بطور مبلغ 25 رنومبر 1917ء کو ماریشس پہنچے اور اپنی وفات تک یہیں مقیم رہے۔ آپ نے 32 سال کی عمر میں 4 ردسمبر 1923ء کو وفات پائی اور یہاں مدفون ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت حافظ عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

خلافت ثانیہ کے دور میں بیرون ہندوستان شہادت کا رتبہ پانے والے آپ پہلے فرد تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو آپ کی اس وفات کا بہت صدمہ ہوا۔ وفات کے چند دن بعد 7 ردسمبر 1923ء کو خطبہ جمعہ کے دوران حضورؓ نے آپؓ کا ذکر ان الفاظ میں بیان فرمایا:

''مولوی عبید اللہ ہمارے ملک میں سے تھا۔ جس نے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دین کے لئے زندگی وقف کرنا اور پھر اس عہد کو نباہنا دونوں باتوں کو جانتا تھا۔ ہماری جماعت میں پہلے شہید حضرت سید عبد اللطیف رضی اللہ عنہ تھے یا دوسرے کہ اس سے پہلے ان کے ایک شاگرد شہید ہوئے تھے۔ مگر وہ ہندوستان کے نہ تھے بلکہ ہندوستان سے باہر کے تھے۔ ہندوستان میں سے

شہادت کا پہلا موقعہ عبید اللہ کو ملا۔ ہمیں اس کی موت پر فخر ہے تو اس کے ساتھ ہی صدمہ بھی ہے کہ ہم میں سے ایک نیک اور پاک روح جو خدا کے دین کی خدمت میں شب و روز مصروف تھی جدا ہو گئی۔‘‘

نیز حضورؒ نے فرمایا: ’’مَیں نے اور خوبیوں کے علاوہ اس میں ایک خاص خوبی پائی تھی اور اس خوبی کو اس کی موت نے اور زیادہ نمایاں کر دیا ہے، وہ یہ تھی کہ اس نے دین کیلئے زندگی وقف کرنے کا جو عہد کیا تھا اس کو نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ نبھایا۔ اور اخیر وقت تک کسی قسم کی شکایت یا تکلیف کے اظہار کا ایک لفظ بھی اس کے منہ سے نہ نکلا...... اس لمبے عرصہ میں اس عزیز نے کبھی اپنے کسی خط میں کسی امر کی شکایت اشارۃً یا کنایۃً نہیں لکھی۔ اور مَیں نے کبھی اس کے خط سے محسوس نہیں کیا تھا کہ اس کو کوئی تکلیف پہنچ رہی ہے۔ یا اس کو اپنے عزیز و اقارب یاد آتے ہیں‘‘۔

Pailles جماعت کا وزٹ

حضرت حافظ عبید اللہ صاحبؓ کی قبر پر دعا کے بعد حضور انور مقامی جماعت Pailles کی احمدیہ مسجد ’’نور‘‘ میں تشریف لے گئے جہاں احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے جمع تھے۔ بچے دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور احباب جماعت کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ حضور انور کچھ دیر کیلئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں السلام علیکم کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ جماعت Pailles کا مرکزی مسجد اور مشن ہاؤس Rose Hill سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

Trefles جماعت کا وزٹ

یہاں کے پروگرام سے فارغ ہو کر 12 بجکر 25 منٹ پر یہاں سے 12 کلومیٹر آگے جماعت Trefles کیلئے روانگی ہوئی۔ پونے ایک بجے حضور انور Trefles پہنچے اور جماعت کی مسجد ’’بیت الذکر‘‘ کا معائنہ فرمایا۔ یہاں بھی حضور انور کی آمد پر بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ احباب جماعت نے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور صدر صاحب Trefles سے مسجد کی تعمیر کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1993ء میں اپنے دورہ ماریشس کے دوران رکھا تھا۔ مسجد کی تعمیر 2001ء میں مکمل ہوئی ہے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

مقامی جماعت نے مسجد کے برآمدے میں ایک تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا تھا۔ حضور انور نے یہ تصاویر ملاحظہ فرمائیں۔

سٹینلے (Stanley) جماعت کا وزٹ

12 بجکر 50 منٹ پر یہاں سے آگے جماعت Stanley کیلئے روانگی ہوئی۔ Stanley کا قصبہ Trefles سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بارہ بجکر 55 منٹ پر حضور انور Stanley پہنچے اور یہاں ’’احمدیہ مسجد عثمان‘‘ کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کا قطعہ زمین ایک مخلص احمدی خاتون مسز سلیمہ سوکیہ صاحبہ نے اپنے خاندان کی طرف سے جماعت کو دیا ہے۔ یہاں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر 2001ء میں مکمل ہوئی ہے۔

حضور انور نے صدر صاحب جماعت سٹینلے سے مسجد کی توسیع کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے احباب مسجد میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور حال دریافت فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کیلئے مستورات کے حصّہ میں بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

سٹینلے قصبہ سے روز ہل شہر کا فاصلہ تین کلومیٹر ہے۔ یہاں کے پروگرام سے فارغ ہو کر حضور انور ایک بجکر دس منٹ پر واپس روز ہل اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ جہاں سے 1 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ’دارالسلام۔ روز ہل‘‘ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ تشریف لے گئے۔

وائس پریذیڈنٹ ماریشس سے ملاقات

پروگرام کے مطابق آج ماریشس کے وائس پریذیڈنٹ H.E.Raouf-Bundhun سے ملاقات کا پروگرام طے تھا۔ دو بج کر پچیس منٹ پر حضور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Quatre Bornes شہر کیلئے روانگی ہوئی۔ تین بج کر دس منٹ پر حضور وائس پریذیڈنٹ ہاؤس Sodnac پہنچے جہاں وائس پریذیڈنٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بڑے ہی دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں یہ ملاقات شروع ہوئی جو نصف گھنٹہ سے زائد تک جاری رہی۔

وائس پریذیڈنٹ نے بعض نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے دہشتگردی اور خودکش حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب ظلم ہے اور اس سے اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ یہ لوگ بے گناہ، معصوم بچوں، عورتوں اور مردوں کو مارتے ہیں حالانکہ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ حضور انور نے جہاد کے بارہ میں اسلامی تعلیم اور جہاد کا صحیح تصور پیش فرمایا کہ اصل جہاد تو اپنے نفس کے خلاف برائیوں کے خلاف جہاد ہے۔ اسلام تو امن قائم کرنا چاہتا ہے۔

وائس پریذیڈنٹ نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ عالمی لیڈر ہیں آپ اس حیثیت میں ہیں کہ دنیا کو بتائیں کہ اصل اور حقیقی اسلامی تعلیم کیا ہے اور جہاد کا اصل تصور کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنے دوروں کے دوران لیڈروں کے سامنے یہ سب باتیں پیش کی جاتی ہیں اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سکینڈے نیوین ممالک کے دورہ میں چرچ والوں نے بھی حضور انور کو مدعو کیا تھا۔ ان سے بھی اس موضوع پر بات ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی دو تین ہفتے قبل ہارٹلے پول میں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔ تقریب میں غیر مسلم مہمان آئے۔ اس علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ بھی تھے۔ حضور انور کے خطاب کے بعد ایک ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے پاس آئے اور بتایا کہ آج تک مَیں سمجھتا تھا کہ مجھے اسلام کا علم ہے۔ لیکن آج آپ کا خطاب سن کر مَیں کہتا ہوں کہ آج مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔

وائس پریذیڈنٹ نے لندن میں اور پھر اُردن (Jorden) میں ہونے والے بم دھماکوں کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ دھماکے کرنے والے اسلام کے نام پر دھبہ ہیں۔ معصوم لوگوں کو مارا گیا ہے۔ وائس پریذیڈنٹ نے بتایا کہ ماریشس میں سب مذاہب کے ماننے والے آزادانہ ماحول میں رہ رہے ہیں۔ ماریشس Multi-Cultural اور Multi-Racial سوسائٹی ہے جہاں ہر شخص اپنے مذہب کے مطابق تبلیغ کر سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میری خواہش اور دعا ہے کہ ماریشس کا ہر مسلمان بھی انہی لائنوں پر سوچے جن پر آپ سوچتے ہیں اور وہ بھی آپ کی طرح ہو جائے۔

وائس پریذیڈنٹ نے اپنی ذمہ داریوں کے بارہ میں بھی بتایا۔ وائس پریذیڈنٹ کی طرف سے حضور انور کے وفد کے ممبران کو چائے وغیرہ پیش کی گئی۔ آخر پر وائس پریذیڈنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے موصوف کو ایک شیلڈ پیش کی۔ وائس پریذیڈنٹ نے بھی حضور انور کی خدمت میں ایک سوونیئر پیش کیا۔

وائس پریذیڈنٹ سے اس ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ روز ہل تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’مسجد دارالسلام، روز ہل‘ تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جزیرہ ماریشس کی 8 جماعتوں

Quatre Bornes	Phoenix
Stanley	Curepipe
St.Pierre	Trefles
Montagne Blanche	Pailles

سے آنے والی 32 فیملیز کے 330 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

آج ملک کے نیشنل اخبار ’’Le-Mauricien‘‘ نے اپنی 29 ر نومبر کی اشاعت میں ’’خلیفہ مسرور احمد۔ ماریشس میں‘‘ کے عنوان سے حضور انور کی ماریشس میں آمد کی خبر شائع کی اور اس خبر کے ساتھ حضور انور اور جماعت کا مختصر تعارف بھی شائع کیا۔ اخبار نے لکھا کہ:

’’حضرت مرزا مسرور احمد جو جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ ہیں مورخہ 28 ر نومبر کو ماریشس پہنچے ہیں اور وہ 11 ر دسمبر 2005ء تک ماریشس میں قیام کریں گے۔ اس دوران وہ جماعت ماریشس کے 44ویں جلسہ سالانہ میں شامل ہوں گے۔ یہ جلسہ 2 سے 4 دسمبر 2005ء تک منعقد ہوگا۔

حضرت مرزا مسرور احمد، حضرت مرزا طاہر احمد کی وفات کے بعد اپریل 2003ء میں جماعت کے پانچویں خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ جماعت احمدیہ 178 ممالک میں موجود ہے۔

حضرت مرزا مسرور احمد 15 ر دسمبر 1950ء میں پاکستان میں پیدا ہوئے۔ آپ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کے پڑپوتے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ آپ نے 1976ء میں فیصل آباد ایگریکلچرل یونیورسٹی سے Agricultural Science میں ماسٹر کیا۔ آپ غانا بھی تشریف لے گئے اور احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے پرنسپل کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ 1985ء میں آپ واپس پاکستان تشریف لائے اور جماعت کے مرکز میں فنانشل سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ بعدازاں آپ جماعت احمدیہ پاکستان کی سنٹرل ایڈمنسٹریشن کے ہیڈ مقرر ہوئے۔ اس دوران 1999ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس کی وجہ سے آپ قید بھی ہوئے۔‘‘

جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے اس اخبار نے لکھا کہ: ’’یہ جماعت احمدیہ پنجاب انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں وجود میں آئی۔ اس جماعت کا پیغام ہے امن، بھائی چارہ اور ایک خدا کی اطاعت۔

بانیٔ جماعت احمدیہ نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جس کا انتظار سب بڑے مذاہب کر رہے ہیں۔ اور آپ نے مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا جس کا سب مسلمان انتظار کر رہے ہیں۔

ایک صدی میں جماعت دنیا کے ہر کونے میں پھیل گئی جیسا کہ ماریشس میں بھی۔ یہ جماعت سماجی ترقی صحت اور تعلیمی میدان میں خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ احمدی لوگ امن اور قانون کی پابندی کرنے کی وجہ سے الگ نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ بھائی چارے کی فضا کو معاشرے میں قائم کرتے ہیں اور ہر قسم کے فساد اور فتنہ کے خلاف ہیں‘‘۔

ماریشس کے اس نیشنل اخبار ’’Le-Mauricien‘‘ کی سرکولیشن ملک بھر میں ہوتی ہے۔ اس طرح حضور انور کی ماریشس میں آمد کی خبر جس طرح نیشنل ٹیلی ویژن کے ذریعہ ملک بھر میں پہنچی وہاں ملک کے نیشنل اخبار کے ذریعہ بھی حضور انور کی آمد کی خبر تفصیل کے ساتھ ملک بھر میں پہنچی۔ الحمد للہ علی ذلک۔

......☆......☆......☆......

30 ر نومبر 2005ء (بروز بدھ)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور مختلف دفتر امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے مسجد دارالسلام تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ آج ماریشس کی 6 جماعتوں

Quatre Bornes	Phoenix
Triolet	RoseHill
Curepipe	St.Pierre

سے آنے والی 32 فیملیز کے 323 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا اور ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقاتوں کے بعد 2 بجکر 10 منٹ پر حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

Quareier Militaire جماعت کا وزٹ

آج بعد از سہ پہر ماریشس کی مختلف جماعتوں اور انکی مساجد کے وزٹ کا پروگرام تھا۔ 4 بجکر 55 منٹ پر حضور انور جماعت Quareier Militaire کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ جماعت روز ہل شہر سے 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر مشرق کی طرف واقع ہے۔ 5 بجکر 20 منٹ پر حضور انور اس جماعت میں پہنچے جہاں اس علاقہ کے احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور صدر جماعت نے حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا۔

حضور انور نے اس علاقہ میں تعمیر ہونے والی ''مسجد طاہر'' کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے پہلے دورہ ماریشس کے دوران 18 ستمبر 1988ء کو فرمایا تھا۔

اس مسجد کے ساتھ ملحقہ خالی جگہ بھی جماعت کی ملکیت ہے۔ حضور انور نے صدر صاحب جماعت سے اس جگہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور تعمیر کے مزید پروگرام کے بارہ میں استفسار فرمایا۔

حضور انور کچھ دیر کیلئے لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

ماریشس کی جماعت Montagne Blanche کے علاقہ میں ایک علیحدہ مقبرہ موصیان کے قیام کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور Quareier Militaire کے وزٹ کے بعد اس مقبرہ موصیان کے وزٹ کیلئے تشریف لے گئے۔ اس مقبرہ موصیان کا جماعت کے مرکز دارالسلام روز ہل سے فاصلہ 22 کلومیٹر ہے۔ یہاں بھی اس علاقہ کے احباب جماعت حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ حضور انور نے منتظمین سے اس قطع زمین کے رقبہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس مقبرہ کو باقاعدہ بلاکس بنا کر مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور بلاکس کے درمیان چلنے کیلئے راستے بنائے گئے ہیں۔ یہاں درخت اور پھول وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں۔

اس مقبرہ کے قیام سے پہلے موصی احباب مختلف قبرستانوں میں دفن ہوتے تھے۔ اب اس مقبرہ کے قیام کے بعد فوت ہونے والی ایک موصیہ خاتون بشریٰ سلطان غوث صاحبہ یہاں دفن ہیں۔ اس لحاظ سے یہ پہلی موصیہ ہیں جو یہاں دفن ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر تشریف لے گئے اور دعا کی۔

اسکے بعد حضور انور نے اس مقبرہ کے احاطہ میں ایک پودا لگایا بعد ازاں حضرت بیگم صاحب مدظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔

Montagne Blanche جماعت کا وزٹ

اس کے بعد یہاں سے آگے Montagne Blanche جماعت کے وزٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ ماریشس کی جماعتوں میں سے سب سے پرانی جماعت ہے۔ 1935ء میں اس جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ پانچ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور اس جماعت کے سنٹر ''مسجد مبارک'' پہنچے تو یہاں کی مقامی جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس سنٹر کو جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس سنٹر میں ملٹی پرپز ہال بھی تعمیر کیا گیا ہے جس کے ایک علیحدہ حصہ میں بچوں کی تعلیمی وتربیتی کلاسز منعقد کی جاتی ہیں۔ جبکہ ایک دوسرے بڑے اور کھلے حصہ میں اِن ڈور کھیلوں کا انتظام ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت امیر صاحب ماریشس کے ساتھ ٹیبل ٹینس کھیلا۔ بعد میں ایک طرف خدام باری باری آتے رہے اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ ایک ایک آدھ آدھ منٹ کیلئے کھیل میں حصہ لیتے رہے۔ اس طرح قریباً بیس سے زائد خدام نے حضور انور کے ساتھ کھیلنے کی سعادت حاصل کی۔ سبھی اپنی اس خوش نصیبی اور خوش بختی پر بیحد خوش تھے جس کا اظہار ان کے خوشی سے تمتماتے ہوئے چہروں سے ہو رہا تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت انہیں فرمایا کہ آپ تو پرانے کھلاڑی ہیں۔

Saint Pierre کے قبرستان کا وزٹ

یہاں سے 6 بجکر 10 منٹ پر Saint Pierre کے قبرستان کیلئے روانگی ہوئی۔ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد چھ بج کر پچیس منٹ پر اس قبرستان پہنچے۔ یہاں ہندوستان سے ماریشس میں آنے والے ایک ابتدائی مبلغ مکرم حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ حافظ جمال احمد صاحبؓ کی قبر پر تشریف لے گئے اور لمبی دعا کی۔

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (حال مبلغ فرانس) کی اہلیہ مرحومہ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر بھی تشریف لے گئے اور دعا کی۔

مکرم حافظ جمال احمد صاحبؓ بطور مبلغ سلسلہ 29 جولائی 1928ء کو ماریشس پہنچے۔ روانگی سے قبل آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کی درخواست کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اجازت مرحمت فرمائی کہ ساری زندگی وہیں گزارنی ہوگی۔ واپس آنے کی اجازت نہ ہوگی۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ شرط بھی تسلیم کرلی۔ آپ نے نہایت درجہ فدائیت اور اخلاص کے ساتھ 21 سال تک ماریشس میں خدمات سلسلہ کی توفیق پائی۔ اور اس میدان جہاد میں 27 دسمبر 1947ء کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

حافظ جمال احمد صاحب دوسرے مبلغ سلسلہ ہیں جنہوں نے ماریشس میں اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران وفات پائی اور پھر یہیں مدفون ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 30 دسمبر 1949ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت حافظ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا:

''حافظ جمال احمد صاحب کی وفات اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جب حافظ صاحب کو تبلیغ کیلئے ماریشس روانہ کیا گیا تو جماعت کی مالی حالت نہایت کمزور تھی۔ روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے درخواست کی کہ انہیں بیوی اور بچوں کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت دی جائے کیونکہ ان کے خاندانی حالات اس کے متقضی تھے انکی یہ درخواست منظور تو کرلی گئی مگر اس شرط کے ساتھ کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے۔

کافی مدت ماریشس میں رہنے کے بعد جب کبھی انہوں نے بچوں کی شادی کیلئے وطن آنے کی خواہش کی تو ان کو اجازت نہیں دی گئی لیکن ربوہ کے قیام پر ان کو اجازت دے دی گئی تا کہ وہ نئے مرکز کی زیارت کرسکیں۔ لیکن تقدیر الٰہی دیکھئے کہ وہ پاکستان روانہ ہونے سے پیشتر ہی ماریشس میں وفات پا گئے۔ گویا اس طرح ان کا وہ عہد کہ وہ زندگی بھر اپنے وطن کا منہ نہ دیکھیں گے پورا ہوگیا۔''

نیز حضورؓ نے فرمایا: ''وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا۔''

Saint Pierre جماعت کا وزٹ

قبرستان میں دعا سے فارغ ہوکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت Saint Pierre کے وزٹ کیلئے روانہ ہوئے۔

Saint Pierre جماعت بھی ماریشس کی ابتدائی اور قدیم جماعتوں میں سے ہے۔ اس علاقہ میں احمدیت کا قیام حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ فروری 1917ء میں ہوا جب یہاں بھنّوں خاندان کے آٹھ بھائیوں پر مشتمل آٹھ گھرانوں کے 80 افراد نے احمدیت قبول کی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں جماعت کے مرکز ''مسجد رضوان'' پہنچے تو احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے مسجد رضوان کا معائنہ فرمایا اور کچھ دیر خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

مسجد رضوان کی ابتدائی تعمیر 1943ء میں ہوئی تھی۔ پھر اس کی دوبارہ پختہ تعمیر 1994ء میں ہوئی۔ اب اس مسجد کی بالائی منزل پر ایک ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے جس کا حضور انور ایدہ اللہ نے افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

جماعت Gentilly کا وزٹ

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے چند کلومیٹر فاصلہ پر واقع جماعت Gentilly کے وزٹ کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ جماعت بھی ماریشس کی پرانی جماعتوں میں سے ہے۔ یہ جماعت 1935 میں حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کے ذریعہ قائم ہوئی۔ یہاں بھی ایک خوبصورت مسجد ''مسجد طارق'' کے نام سے موجود ہے۔ حضور انور نے اس مسجد کا معائنہ فرمایا اور یہاں جماعت کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور کچھ دیر کیلئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ

مسجد اور جماعت کے وزٹ سے فارغ ہوکر چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور واپس Rose Hill پہنچے۔ جہاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی پھر مجلس عاملہ کی تمام ممبرات سے باری باری انکے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں، منصوبہ بندی اور لائحہ عمل کے بارہ میں رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ماریشس کے ساتھ یہ میٹنگ رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

(یکم دسمبر 2005ء بروز جمعرات)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح اور بعد دوپہر حضور انور مختلف دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ''دارالسلام مرکز'' کے بعض حصوں کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں بھی تشریف لے گئے۔

دارلسلام مشن ہاؤس کا معائنہ

دارالسلام مرکز کیلئے یہ قطعہ زمین 21-1920ء میں خریدا گیا تھا۔ جب یہاں کے پہلے مبلغ سلسلہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ اپنی مسجد بنانے کے سلسلہ میں احمدی احباب سے رابطہ کرنے کی غرض سے نکلے تو آپ سب سے پہلے مکرم صدر علی صاحب کے پاس گئے اور ان سے مسجد کے قیام کا ذکر کیا تو موصوف نے اس نیک کام میں سبقت دکھائی اور اسی وقت دوسو روپے کا چیک مسجد کیلئے پلاٹ خریدنے کیلئے دے دیا۔ اس سے اگلے روز اس رقم سے روز ہل کے ایک چوک میں ایک

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

مناسب اور موزوں پلاٹ خرید لیا گیا۔ یہ پلاٹ ایک چینی آدمی کا تھا جس نے اس پلاٹ پر اپنے جانور رکھے ہوئے تھے ۔ پلاٹ خریدنے کے بعد 1923ء میں یہاں لکڑی کی مسجد بنائی گئی۔ اس کا نام مسجد دارالسلام رکھا گیا ۔ بعد میں اس مسجد میں توسیع ہوتی رہی۔ 1965ء میں موجودہ مسجد ازسرِنو پختہ تعمیر کی گئی۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کا معائنہ

مشن ہاؤس کا معائنہ کرنے کے بعد یہاں سے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔

مسجد دارالسلام سے تین کلومیٹر کے فاصلہ پر Rose Hill کے مضافاتی علاقہ Trianon میں جماعت نے جلسہ کے انعقاد کیلئے جگہ حاصل کی ہے۔ یہ جگہ ماریشس فٹبال ایسوسی ایشن کی ملکیت ہے۔ یہاں ایک پختہ عمارت اور ہالز کے علاوہ وسیع وعریض گراؤنڈ بھی ہیں۔

6 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے۔ مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہ کیلئے مارکی لگائی گئی تھیں۔ حضور انور نے ان دونوں جگہوں کا معائنہ فرمایا اور افسر جلسہ سالانہ حفیظ سوکیہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ ان مارکیز میں کتنے لوگوں کی گنجائش ہے، کتنے لوگ آرہے ہیں اور کتنی خواتین شامل ہورہی ہیں۔

مردانہ مارکی میں MTA کی ٹیم اپنا سیٹ اَپ کر رہی تھی۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ MTA کی Live Coverage کیلئے آج جو سگنل چیک ہونا تھا وہ ہوگیا ہے؟ جس پر حضور انور ایدہ اللہ کو بتایا گیا کہ الحمدللہ آج سگنل چیک ہوگیا ہے۔ اور دس منٹ کی نشریات گئی ہیں۔ MTA لندن نے صحیح طور پر سگنل کو Receive کیا ہے۔

ٹرانسلیشن روم کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کن کن زبانوں میں تراجم ہورہے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ انگریزی ،فرنچ اور اُردو زبانوں میں تراجم کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور نے کھانے کی مارکی اور اشیاء کے سٹور کا بھی معائنہ فرمایا۔ جلسہ گاہ میں ایک تصویری نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس نمائش کا بھی معائنہ فرمایا اور بعض تصاویر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے کتب کی نمائش دیکھی ۔ شرائط بیعت کے فرنچ ترجمہ کے بارہ میں امیر صاحب نے بتایا کہ اس کی نظرثانی مکمل ہوچکی ہے۔

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احباب جماعت اور مہمانوں کیلئے جو کارڈ سسٹم ہے اس کا حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ اس کو کس طرح چیک کریں گے؟ منتظمین نے بتایا کہ کار پاک سے جلسہ گاہ میں آنے کے لئے ایک راستہ مخصوص کیا گیا ہے۔ وہاں مشین کے ذریعہ کارڈ چیک ہوں گے۔ کمپیوٹر سسٹم کے تحت تمام احباب جماعت کی مکمل فہرست اور ریکارڈ موجود ہے۔ اس ریکارڈ کے مطابق کارڈز جاری کئے جارہے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ اپنی فہرست کو چیک کرکے کارڈ ایشو کریں۔

حضور انور لجنہ کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے جہاں لجنہ کی کارکنات موجود تھیں۔ حضور انور نے لجنہ کے حصہ کے انتظامات کے بارہ میں ان سے بعض امور دریافت فرمائے۔ بیوت الخلاء کی تعداد اور وہاں پانی مہیّا ہونے کے بارہ میں بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔

حضور انور نے لنگر خانہ کا بھی معائنہ فرمایا اور لنگر خانہ کے سب کارکنان کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور نے جلسہ کے تینوں دنوں کے کھانے کے Menue کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر منتظمین نے حضور انور کو تفصیل سے اپنا پروگرام بتایا اور بتایا کہ وہ پہلا کھانا جمعہ کی شام سے دیں گے جس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کی دوپہر کو بھی کھانا رکھیں۔ بعض لوگ گھر سے کھانا کھا کر نہیں آئیں گے اس لئے کھانے کی تیاری رکھیں۔

جلسہ گاہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد اس علاقہ کی میونسپلٹی Quatrabores کے میئر Mr.Appaadoo نے حضور انور کو اپنے علاقہ میں آنے اور جلسہ منعقد کرنے پر خوش آمدید کہا اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس علاقہ کے میئر خاص طور پر حضور انور کو یہاں ملنے کے لئے آئے تھے۔ حضور انور نے میئر سے ان کے علاقہ کی آبادی اور مختلف مذاہب کے آبادلوگوں کے تناسب کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ میئر نے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ان کے علاقہ میں جو مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں وہ سب آزاد ہیں اور کسی مذہب پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ہر ایک آزاد ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جس طرح کینیڈا میں ہے۔ میئر نے حضور انور کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ معائنہ کے بعد ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ اس دوران حضور انور میئر سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔

اسکے بعد 6 بجکر 50 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں جلسہ کے انتظامات اور شعبوں میں ڈیوٹی دینے والے تمام کارکنان جمع تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے کریول زبان میں ترجمہ کے بعد حضور انور نے جلسہ کے کارکنان سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

’’عموماً جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے شروع ہونے سے پہلے روایتاً بھی اور ویسے بھی انتظامات کا معائنہ ہوا کرتا ہے تا کہ جلسہ کے انتظامات کا پتا چل جائے۔ اس لئے آج مَیں بھی یہاں حاضر ہوں۔ اور آپ سب کارکنان بھی یہاں جمع ہوگئے ہیں۔‘‘

حضور نے فرمایا کہ یہ جلسہ سالانہ اُس جلسہ سالانہ کی متابعت میں منعقد کیا جاتا ہے جس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں انتظام فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے اس جلسہ میں شامل ہونے والے تمام مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔ اس لئے آپ لوگ جو کارکنان ہیں جنہوں نے یہاں کام کرنا ہے کہ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے مقرر کئے گئے ہیں اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے جو ایک احمدی کارکن کو حاصل ہے۔ اس لئے ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ نے ہر مہمان کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے جذبہ کے تحت کرنی ہے اور اگر کسی مہمان کی طرف سے جلسہ میں شامل ہونے والے کسی فرد کی طرف سے کسی کارکن کو سخت الفاظ سننے پڑیں تو حوصلہ سے برداشت کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا: دوسرے آپ کی جہاں ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں آپ نے ڈیوٹی کو انتہائی ایمانداری سے، ذمہ داری سے ادا کرنا ہے۔ اور کبھی یہ نہ ہو کہ کوئی کارکن ،کوئی معاون اپنی ڈیوٹی سے غائب ہو اور جب اس کی ضرورت پڑے تو اس کو تلاش کرنا پڑے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگوں میں سے بہتوں کی خواہش ہوگی کہ جلسہ سنیں لیکن اپنی اس خواہش کے باوجود جہاں آپ کی ڈیوٹی ہوگی وہاں آپ نے ادا کرنی ہے۔ میری تقریر بھی سننے کی خواہش ہوگی لیکن ڈیوٹی دینے والے کارکن اپنی ڈیوٹی پر موجود رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں انجام دے سکیں۔

حضور نے فرمایا: ایک اور بات یاد رکھیں کہ جلسہ کے جو کارکنان نمازوں کے اوقات میں ڈیوٹی پر ہوں تو ڈیوٹی ختم ہونے کے بعد نماز بہرحال ادا کرنی ہے۔ اس جلسہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور خدا کے بندے کو اس کے قریب لانا ہے۔ اگر آپ لوگ جو ڈیوٹی دینے والے ہیں اس مقصد کو بھول رہے ہوں گے اور نمازوں کی ادائیگی نہ کر رہے ہوں گے تو پھر آپ کی ڈیوٹی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس لئے جو مختلف شعبہ جات کے افسران ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس طرف توجہ دیں کہ ان کے تمام کارکنان نماز ادا کریں۔ اگر تین چار کارکنان اکٹھے ہیں تو باجماعت نماز ادا کریں اگر مارکی میں نماز ہوچکی ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کے آخر پر فرمایا: خدا تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے ۔ یہ چند باتیں تھی جو آپ سے کہنی تھیں۔ اللہ کرے کہ آپ کا جلسہ کامیاب ہو۔ آمین

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی ۔ بعدازاں جلسہ گاہ کی اس مردانہ مارکی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 ردسمبر 2005)

......☆......☆......☆......

02 ردسمبر 2005ء (بروز جمعۃ المبارک)

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل (Rose Hill) تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ آج جمعۃ المبارک اور ماریشس کے 44ویں جلسہ سالانہ کے افتتاح کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے ساڑھے بارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ 12 بجکر 55 منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے جہاں پروگرام کے مطابق سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جماعت احمدیہ ماریشس نے ماریشس کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ایک بجے حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

آج کا دن جماعت احمدیہ ماریشس کی تاریخ میں کئی لحاظ سے نہایت اہمیت کا حامل ایک تاریخی دن ہے۔ ماریشس کی تاریخ میں یہ ان کا پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں کسی بھی خلیفۃ المسیح نے شرکت فرمائی ہے۔ پھر ان کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو دنیا بھر میں MTA پر Live نشر ہوا ہے۔ پھر ملک ماریشس دنیا کا کنارہ کہلاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ آج ایک نئی شان کے ساتھ پورا ہوا ہے کہ خلیفۃ المسیح کی آواز دنیا کے اس ایک کنارہ سے دنیا کے تمام ممالک میں اور دنیا کے تمام دوسرے کناروں تک پہنچی ہے۔ جب کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے ۔ بعد سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ماریشس کی چار جماعتوں

Quatre Bornes	Rose Hill
Curepipe	Trefles

کے علاوہ تین ہمسایہ جزائر ممالک Mayotee Is.، Madagascar اور Rodrigues سے آنے والے وفود نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ علاوہ ازیں ساؤتھ افریقہ ، ہندوستان ،امریکہ ،کینیڈا ،بینن ،UK اور فرانس سے آنے والے بعض احباب اور فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح آج مجموعی طور پر کل 21 فیملیز اور گروپس کے 190 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23 ردسمبر 2005)

......☆......☆......☆......

Prop. Tanveer Akhtar
8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے، جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا کے سچے مصداق تھے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 ردسمبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کریمہ تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ التوبہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ (آیت:100) ترجمہ: اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے اولین اور وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں یہ بہت عظیم کامیابی ہے۔

سوال اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر ہے جو سبقت لے جانے والے ہیں جو روحانی مرتبہ میں سب سے اوپر ہیں اور اپنے ایمان کے معیاروں اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق اعمال بجا لانے والوں میں باقی سب کو پیچھے چھوڑنے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو سب سے پہلے ایمان لائے جو بعد میں آنے والوں کیلئے اپنی مثالیں بطور نمونہ چھوڑ گئے تا کہ دوسرے ان کے نمونوں کی تقلید کریں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کا کیا بلند مقام بیان فرمایا ہے؟

جواب آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمدؐ تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔

سوال صحابہ کے مقام و مرتبہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا فرمایا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: صحابہ کرام نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں وہ صدق دکھلایا ہے کہ انہیں رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ کی آواز آ گئی۔ یہ توکّل، تبتّل اور رضا و تسلیم کا اعلیٰ مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندہ سے راضی ہونا موقوف ہے بندہ کے کمال صدق و وفاداری اور اعلیٰ درجہ کی پاکیزگی اور طہارت اور کمال اطاعت پر، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ نے معرفت اور سلوک کے تمام مدارج طے کر لئے تھے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے دلوں کی پاکیزگی اور برکت کے حصول کیلئے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے دل کو پاک کرو کہ مولیٰ کریم تم سے راضی ہو جاوے اور تم اس سے راضی ہو جاؤ۔" (یعنی اللہ تعالیٰ سے کبھی کسی قسم کا شکوہ نہ رہے) پھر وہ تمہارے جسم میں تمہاری باتوں میں...... برکت رکھ دے گا۔

سوال صحابہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا، انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا۔ جو شخص ان سے بغض رکھے گا وہ دراصل مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دکھ دے گا اس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اس نے اللہ تعالیٰ کو دکھ دیا اور جس نے اللہ کو دکھ دیا یا ناراض کیا تو ظاہر ہے کہ وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں صحابہ کے مقام کا کیا ادراک عطا فرمایا؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: انصافاً دیکھا جاوے کہ ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کیلئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں۔ جلا وطن ہوئے، ظلم اٹھائے، طرح طرح کے مصائب برداشت کئے، جانیں دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل میں پڑ چکی تھی۔ خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے، آپؐ کی تعلیم، تزکیہ نفس، اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفّر کرا دینا، شجاعت کے ساتھ صداقت کیلئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔

سوال صحابہ کی آپس کی محبت کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کن الفاظ میں نقشہ کھینچا؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ میں جو باہمی الفت و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان فرمایا ہے۔ وَاَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوۡبِهِمۡ یعنی جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی، خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے صحابہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اَب ایک اَور جماعت مسیح موعود کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرنا ہے۔ صحابہؓ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ جب خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہؓ کے دوش بدوش ہوں گے۔ صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال، اپنا وطن راہِ حق میں دے دیا۔ یہ سمجھ لو کہ وہ لوگ تو خدا کی راہ میں شہید ہو گئے۔ ان کے لئے تو یہی لکھا ہے کہ سیفوں کے نیچے بہشت ہے لیکن ہمارے لئے تو اتنی سختی نہیں کیونکہ یَضَعُ الۡحَرۡب ہمارے لئے آیا ہے۔ یعنی مہدی کے وقت لڑائی نہیں ہوگی۔

سوال قرآن مجید نے صحابہ کی زندگی کا کیا نقشہ کھینچا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: قرآن کریم کی ذیل کی آیۂ شریفہ اُن کے طریق زندگی کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھاتی ہے وَمِنۡ رِّبَاطِ الۡخَيۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمۡ اور يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا اور سرحد پر اپنے گھوڑے باندھے رکھو کہ خدا کے دشمن اور تمہارے دشمن اس تمہاری تیاری اور استعداد سے ڈرتے رہیں۔ اے مومنو! صبر اور مصابرت اور مرابطت کرو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رباط کے کیا معنے بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: رباط ان گھوڑوں کو کہتے ہیں جو دشمن کی سرحد پر باندھے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحابہؓ کو اعداء کے مقابلہ کیلئے مستعد رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس رباط کے لفظ سے انہیں پُوری اور سچی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اُنکے سپرد دو کام تھے۔ ایک ظاہری دشمنوں کا مقابلہ اور دوسرا روحانی مقابلہ۔ اور رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔

سوال حضور انور نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انکسار اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی تکرار ہو گئی۔ جب بات ختم ہو گئی تو حضرت ابوبکر حضرت عمر کے پاس گئے اور معذرت کی۔ لیکن حضرت عمر نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ تھوڑی دیر بعد ہی حضرت عمر کو بھی احساس ندامت ہوا اور وہ بھی آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں دیکھ کر آنحضرتؐ کا چہرہ ناراضگی سے سرخ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر آنحضرت سے عرض کرنے لگے کہ غلطی میری تھی آپ عمر کو معاف کر دیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمرؓ کی عاجزی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ حضرت ابوبکر سے بہتر ہیں۔ اس پر حضرت عمر رونے لگے اور فرمایا کہ خدا کی قسم! حضرت ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن ہی عمر اور اس کی اولاد کی پوری زندگی سے بہتر ہے۔ ان کی رات تو وہ تھی جب رسول کریمؐ کو ہجرت کر کے جانا پڑا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپ کا ساتھ دیا اور ان کا دن وہ تھا جب رسول اللہؐ کی وفات ہوئی اور عرب نماز اور زکوۃ سے منکر ہو گئے۔ اس وقت انہوں نے میرے مشورے کے برخلاف جہاد کا عزم کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس میں کامیاب کر کے ثابت فرمایا کہ وہ حق پر تھے۔

سوال حضور انور نے حضرت عثمانؓ کی فیاضی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسجد نبوی کی توسیع کے وقت آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اردگرد کے تمام مکانات کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ وہ مکانات لوگوں سے خریدنے تھے۔ حضرت عثمان نے فوری طور پر پندرہ ہزار درہم دے کر وہ جگہ خرید لی۔ مسلمانوں کو پانی کی دقّت کا سامنا ہوا، ایک یہودی کا کنواں تھا وہاں سے پانی لینے میں دقّت تھی تو آپ نے یہودی سے منہ مانگی قیمت پر وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کیلئے پانی کا انتظام فرمایا۔

سوال حضور انور نے حضرت علیؓ کے متعلق ایک صحابی کی کیا روایت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بلند حوصلہ اور مضبوط قویٰ کے مالک تھے۔ فیصلہ کُن بات کہتے اور عدل سے فیصلہ کرتے۔ ان کی جانب سے علم کا چشمہ پھوٹتا اور ان کی حکمت ہر طرف سے ٹپکتی۔ دنیا اور اس کی رونقوں سے وحشت محسوس کرتے اور رات اور اس کی تنہائی سے اُنس رکھتے۔ وہ بہت رونے والے، لمبا غور کرنے والے تھے۔ وہ دیندار لوگوں کی عزت کرتے اور مساکین کو اپنے پاس جگہ دیتے۔ طاقتور کو اس کے باطل موقف میں طمع کا موقع نہ دیتے اور کمزور آپ کے عدل سے مایوس نہ ہوتا۔

سوال حضور انور نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مالی قربانی کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ ان کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ آیا تو اس میں سات سو اونٹوں پر گندم آٹا اور دوسرا سامان لدا ہوا تھا۔ یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک بھی پہنچی تو حضرت عائشہ نے کہا کہ میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ عبدالرحمن جنتی ہیں۔ جب عبدالرحمن کو یہ اطلاع ہوئی تو حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ آپ کو گواہ کر کے سات سو اونٹوں کا یہ قافلہ اونٹوں سمیت خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کرنے والے کو کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

جواب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

سوال حضور انور نے حضرت طلحہ کی مہمان نوازی کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ ایک قبیلہ کے تین مفلوک الحال افراد نے اسلام قبول کیا تو رسول کریمؐ کے پاس آئے۔ رسول اللہؐ نے پوچھا صحابہ میں سے کون ان کی کفالت کی ذمہ داری لیتا ہے۔ حضرت طلحہ نے بخوشی اس کی حامی بھر لی اور تینوں کو اپنے گھر لے گئے اور وہیں ٹھہرایا اور ان کی میزبانی کرتے رہے یہاں تک کہ مستقل گھر کا فرد بنا لیا۔ کہتے ہیں یہانتک کہ موت نے انہیں آپ سے جدا کیا۔

سوال حضور انور نے مزید کن صحابہؓ کے واقعات سنائے؟

جواب حضور انور نے حضرت عبیداللہ بن مسعودؓ کی اطاعت خلافت، دنیا سے بے رغبتی، حضرت بلالؓ کے توحید پر قائم رہنے اور حضرت سعد بن معاذ انصاری کی اطاعت رسول کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صحابۂ رسول کے کیا فضائل بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے۔ جیسے کہ ایک برتن قلعی کرا کر صاف اور ستھرا ہو جاتا ہے ایسے ہی ان لوگوں کے دل تھے جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا (الشّمس:10) کے سچے مصداق تھے۔"

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 مارچ 2018ء بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ درثمین شیخ صاحبہ (سکنتھورپ، یو.کے)

9 مارچ 2018ء کو 58 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت حاجی محمد صدیق صاحب (آف پٹیالہ) کی پوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ انگلستان میں واقع یونیورسٹی آف Hull میں بطور ایڈمنسٹریٹر کام کررہی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بہن اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الحفیظ عابدہ زیروی صاحبہ

(اہلیہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

26 فروری 2018ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم صوفی خدا بخش زیروی صاحب مرحوم (واقف زندگی) کی بیٹی تھیں۔ آپ نے ایم.ایس.سی ریاضی کرنے کے بعد 1971ء سے جامعہ نصرت ربوہ میں بطور لیکچرار ملازمت کا آغاز کیا اور یہاں سے 2008ء میں بطور پرنسپل ریٹائرڈ ہوئیں۔ آپ نے 1972ء سے لے کر 2017ء تک مسلسل لجنہ اماء اللہ پاکستان کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1999ء میں بطور نمائندہ لجنہ اماء اللہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کی۔ نمازوں میں باقاعدگی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اپنے بچوں اور پوتوں کی تربیت میں بھی اس امر کا خاص خیال رکھا۔ جب تک صحت رہی رمضان کے روزے بھی باقاعدگی سے رکھتی تھیں۔ چندے بڑی باقاعدگی سے ادا کرتیں اور دیگر مالی قربانیوں میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ طبیعت میں نیکی اور خودداری بہت تھی اور اپنا بوجھ کسی پر ڈالنا پسند نہیں تھا۔ تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان کی بہت اچھی تربیت کی۔ خلافت سے وفا اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔ اپنی تکلیف دہ بیماری کا بڑے صبر اور حوصلہ سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مظہر احمد صاحب مربی سلسلہ نور فاؤنڈیشن ربوہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرم ملک منور احمد صاحب (گوجرانوالہ)

22 جنوری 2018ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ گوجرانوالہ شہر کے حلقہ اسلام آباد کے صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد اشرف مبشر صاحب سدھو (ربوہ)

28 جنوری 2018ء کو سینیگال میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق بہت مخلص گھرانے سے تھا۔ آپ کی دادی اور والد نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت خود بھی بڑی باقاعدگی سے کرتی تھیں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ رؤیا وکشوف تھیں۔ جماعتی کتب، رسائل اور اخبارات کا بڑے شوق سے مطالعہ کرتی تھیں۔ بہت غریب پرور تھیں۔ یتیم بچیوں کی شادیوں پر جہیز کا سامان بھی بنوا کر دیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ناصر احمد صاحب سدھو (امیر ومشنری انچارج سینیگال) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرم نعیم اللہ خالد صاحب

(Frankenthal، جرمنی)

31 جنوری 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت شیخ فضل احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر (مبلغ سلسلہ یو.کے) کے بہنوئی تھے۔ 1984ء سے جرمنی میں مقیم تھے اور فرانکن تھال میں جماعت کا قیام آپ کے ذریعہ سے ہوا۔ بہت بے نفس اور عاجز انسان تھے۔ ہر ایک سے پیار سے ملتے اور عزت سے پیش آتے تھے۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا اور خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ اللہ کے فضل سے 1/3 حصہ کے موصی تھے۔

(5) مکرمہ فرحت الطاف صاحبہ

اہلیہ مکرم وقار مصطفیٰ چوہدری صاحب (لاہور)

5-6 فروری 2018ء کی درمیانی رات کو تقریباً 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبد العلی صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ بہت سی خوبیوں کی مالک، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ دوسروں کے جذبات کا بڑی باریک بینی سے خیال رکھتی تھیں۔ حلقہ گلبرگ (لاہور) میں صدر لجنہ کے علاوہ سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح شعبہ اصلاح وارشاد میں بھی خدمت بجالاتی رہیں۔ رسالہ مصباح میں مضامین بھی لکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ جمیلہ شہناز صاحبہ

اہلیہ مکرم عبد الخالق لدھیانوی صاحب

7 فروری 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ اکثر ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہتی تھیں۔ غریبوں کی ہمدرد، مہمان نواز اور سلیقہ شعار خاتون تھیں۔ کم آمدنی کے باوجود خدا کی راہ میں خرچ کرتی رہتی تھیں۔ پردہ کا خاص خیال رکھتی تھیں اور اپنی بچیوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

7۔ مکرمہ سائرہ احمد صاحبہ (Ottawa، کینیڈا)

9 فروری 2018ء کو تقریباً 36 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد اسماعیل سرساویؓ کی پڑپوتی اور مکرم ماسٹر سعد اللہ صاحب کی پوتی تھیں۔ تقریباً تین سال تک کینسر کی بیماری کا بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ مقابلہ کیا۔ کبھی ناامیدی یا مایوسی کا اظہار نہیں کرتی تھیں۔ وفات سے دو ماہ قبل جب آپ کو ڈاکٹروں نے بتایا کہ اب ان کے پاس بیماری کا کوئی علاج باقی نہیں رہا تو اس پر بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ مجھے خدا کی ذات پر بھروسہ ہے۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، انتہائی ملنسار، خوش مزاج اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

بقیہ اداریہ از صفحہ 2

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک دفعہ کشفی رنگ میں مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر مَیں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائیں گے اور حقیقی انسان پیدا ہونگے۔ اسی طرح ایک دفعہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ اَوۡلَادِیۡ ۔ اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃٍ لَا یَعۡلَمُھَا الۡخَلۡقُ یعنی تو مجھ سے بمنزلہ اولاد کے ہے اور تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ تب مولویوں نے اپنے کپڑے پھاڑے کہ اب کفر میں کیا شک رہا اور اس آیت کو بھول گئے فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ۔

اللہ تعالیٰ ان علماء کو سمجھ دے کہ مسیح موعودؑ کی مخالفت میں ان کے حملے پیارے آقا ومولا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر جا پڑتے ہیں۔ (منصور احمد مسرور)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ

(سورۃ البقرۃ:44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6 فروری 2015)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔''

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 فروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

جماعتی رپورٹیں

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر

مورخہ 28۔29اپریل 2018 کومجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ یادگیر نے اپنا سالانہ لوکل اجتماع منعقد کیا۔ پہلے روز نماز فجر اور درس کے بعد خدام واطفال نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہ خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ بعد نماز مغرب خدام کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ مورخہ 29 اپریل کو پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔نماز فجر اور درس کے بعد خدام کا مقابلہ کرکٹ ہوا جس میں چار ٹیموں نے حصہ لیا۔صبح 10 بجے احمدیہ مسجد یادگیر میں اطفال کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ بعد نماز مغرب وعشا مکرم سید عبدالمنان سالک صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن مجید مکرم حسیب احمد فراش صاحب نے کی۔عہد خدام واطفال خاکسار نے دہرایا۔نظم مکرم توفیق احمد اماپوری صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خدام سے خطاب کیا۔صدارتی خطاب کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کیے گئے۔دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

مثالی وقار عمل

مورخہ 22اپریل 2018 کومجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے ڈسٹرکٹ کورٹ یادگیر میں اپنا دوسرا مثالی وقارِعمل کیا۔نماز فجر کے بعد خدام،اطفال اور انصار بزرگان ڈسٹرکٹ کورٹ پہنچے اور دعا کے ساتھ وقار عمل کا آغاز ہوا۔ اس وقارِعمل میں امیر ضلع یادگیر،ڈسٹرکٹ جج اور تین سول ججز صاحبان کے علاوہ غیر از جماعت وغیر مسلم احباب بھی شریک ہوئے۔ مسلسل تین گھنٹے جاری رہنے والے اس وقارِعمل میں کورٹ کے ایک ایکڑ اِیریا کی صفائی کی گئی۔میونسپل کارپوریشن کا بھی بھرپور تعاون حاصل رہا۔بعدہ صبح نو بجے کورٹ کے احاطہ میں ’’اَرتھ سیو ڈے‘‘ کے عنوان پر ایک محفل منعقد ہوئی۔محترم امیر صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا اور خدام الاحمدیہ کے کاموں کے بارے میں بتایا۔ بعدہ ڈسٹرکٹ جج نے اپنے خطاب میں جماعتی کارکردگی کی تعریف کی۔علاقہ کے اخبارات میں اس وقار عمل کی خبریں شائع ہوئیں۔

(طاہر احمد سوداگر،قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

پونہ میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

جماعت احمدیہ پونہ مہاراشٹرا میں مورخہ 29/اپریل 2018 کوسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر مکرم اشفاق احمد طاہر صاحب صدر جماعت پونہ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم محمد وسیم احمد صاحب نے کی۔نظم مکرم سید خالد احمد صاحب نے پڑھی۔افتتاحی تقریر مکرم قمر الدین طاہر صاحب نے کی۔بعدہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔اس موقع پر ایک مقابلہ کوئز بھی کرایا گیا۔آخر پر خاکسار نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(حلیم خان شاہد،مربی سلسلہ پونہ)

احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کا بابرکت افتتاح

مورخہ 30/مارچ 2018 کواحمدیہ مسلم مشن ہاؤس میسور کا بابرکت افتتاح عمل میں آیا۔خاکسار مع 5انصار بھائیوں کے بنگلور سے میسور پہنچا اور اس بابرکت کارروائی میں شامل ہوا۔احباب جماعت میں خوشی کا ماحول تھا۔نماز جمعہ کے ساتھ مشن ہاؤس کا افتتاح ہوا۔مکرم رفیق الزمان صاحب نے خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔اردگرد کی جماعتوں مرکرہ،گونی گیہ،مینگلورو بنگلور سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی۔ (سید شارق مجید،ناظم انصار اللہ بنگلور)

مجلس انصار اللہ کامروپ کے تیسرے سالانہ اجتماع کا انعقاد

مورخہ 22/اپریل 2018 کومجلس انصار اللہ کامروپ میٹرو کی جانب سے تیسرا ضلعی اجتماع مکرم امان علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم نور الاسلام صاحب نے کی۔مکرم عبد الخالق صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔عہد کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔بعدہ انصار کے علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب میں مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے دوستوں کو انعامات دیئے گئے۔اجتماع کی خبریں علاقہ کے ہندی اور آسامی نیوز چینل پر نشر ہوئیں۔

جماعت احمدیہ کامروپ کی ماہ اپریل کی کارگزاری

مورخہ 12/اپریل 2018 کوگوہاٹی شہر کے جوتی نگر کے ایک سرکاری اسکول میں کاپیاں اور قلم تقسیم کئے گئے۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔مورخہ 10 تا16/اپریل 2018 کوہاتھی گاؤں گوہاٹی میں پہلا ہفت روزہ تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔روزانہ تربیتی کلاس کے علاوہ محفل سوال وجواب بھی منعقد ہوئی۔خاکسار اور مکرم معبد السلام صاحب نے کلاسز لیں۔مورخہ 19 تا21/اپریل 2018 کومجلس انصار اللہ کامروپ نے سہ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا۔روزانہ مختلف تربیتی موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

(ظہور الحق،مبلغ انچارج کامروپ میٹرو آسام)

مجلس انصار اللہ یاری پورہ کی جانب سے رسالہ الوصیت پر ایک سیمینار

مورخہ 21مئی 2018 کو بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ یاری پورہ کی جانب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ’’الوصیت‘‘ کے عنوان پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔مکرم منور احمد ٹاک صاحب نے رسالہ الوصیت کا تفصیلی جائزہ پیش کیا نیز احباب کرام کو اس الٰہی تحریک کی اہمیت اور افادیت بیان کی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اعجاز احمد لون،زعیم مجلس انصار اللہ یاری پورہ کشمیر)

جماعت احمدیہ ممبئی میں رمضان المبارک کے متعلق تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 13 مئی 2018 کورمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر مکرم پرویز احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ ممبئی کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم عزیزم عطاء الکریم نے کی۔نظم عزیز عبد السلام نے پڑھی۔بعدہ مکرم عارف خان صاحب مبلغ سلسلہ ممبئی اور خاکسار نے رمضان المبارک کی اہمیت اور روزہ کی فضیلت کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پزیر ہوا۔

(حلیم احمد مبلغ انچارج ممبئی)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

- جماعت احمدیہ چک ایمر چھ میں مورخہ 24مارچ 2018 کومکرم قریشی مظفر احمد صاحب صدر جماعت چک ایمر چھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم خالد محمود صاحب نے کی۔اردو اور کشمیری نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سہیل احمد،سیکرٹری دعوت الی اللہ)
- جماعت احمدیہ چندر پور میں بمقام بلار پور مورخہ 25مارچ 2018 کومکرم جاوید برقی صاحب صدر جماعت بلار پور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم منیر احمد صاحب معلم سلسلہ نے کی۔نظم کے بعد مکرم شفق علی صاحب،مکرم محمد پرویز صاحب،مکرم شہادت خان صاحب،مکرم ایس ایچ علی میر

”تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔“ (روحانی خزائن،جلد 19،کشتی نوح،صفحہ 11)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (انصار علی خان، مبلغ انچارج چندر پور مہاراشٹر)

● جماعت احمدیہ لکھنؤ میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو مکرم چودھری محمد نسیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید قیام الدین برق صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شمشاد احمد ظفر، مبلغ انچارج لکھنؤ)

● جماعت احمدیہ فیض آباد یوپی میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو مکرم کمال احمد صاحب صدر جماعت فیض آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز احسن نعیم نے کی۔ مکرم تقی احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ خاکسار نے یوم مسیح موعود کا تاریخی پس منظر بیان کیا۔ بعدہ مکرم جمال احمد صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد رفیق، مبلغ سلسلہ فیض آباد یوپی)

● جماعت احمدیہ احمد آباد میں مورخہ 26 مارچ 2018 کو مکرم آصف احمد منصوری صاحب امیر جماعت احمد آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ارشاد احمد ملکانہ نے کی۔ نظم مکرم صورت جمال صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم سید نعیم احمد صاحب، مکرم سید کلیم احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صابر صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبدالہادی کاشف مبلغ انچارج احمد آباد)

● جماعت احمدیہ پہاڑ پور ضلع مظفر پور بہار میں مورخہ 25 مارچ 2018 کو صدر جماعت احمدیہ پہاڑ پور کی زیر صدارت یوم مسیح موعود کی مناسب سے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد حسن قرأت، نظم خوانی، کوئز اور حفظ نماز کے مقابلہ جات ہوئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ اس پروگرام کا علاقہ کے غیر احمدی افراد پر مثبت اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ پروگرام سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔

(محمد انور حسین، معلم اصلاح وارشاد)

واقفین وواقفات نو قادیان کی کارگزاری

واقفین نو قادیان کی تربیتی نشست: مورخہ 11 رفروری 2018 کو بعد نماز عصر مسجد ناصر آباد میں مکرم مبشر عامل صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت 11 تا 21 سال تک کے واقفین نو کی تربیتی نشست منعقد کی گئی جس میں مکرم صدر مجلس نے حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں واقفین نو سے خطاب کیا۔

(طاہر بیگ، سیکرٹری وقف نو قادیان)

واقفات نو و ناصرات الاحمدیہ قادیان کا مشترکہ تربیتی کیمپ: مورخہ 2 رفروری 2018 کو واقفات نو (عائشہ گروپ) و ناصرات (محسنات گروپ) کا مشترکہ یک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جس میں بچیوں کی مختلف تربیتی موضوعات پر کلاس لی گئی۔ خاکسار نے تفسیر سورہ فاتحہ کا درس دیا۔ علاوہ ازیں مختلف دلچسپ مقابلہ جات کروائے گئے۔ دعا کے ساتھ کیمپ کا اختتام ہوا۔

خصوصی نشست واقفات نو قادیان: مورخہ 4رفروری 2018 کو بعد نماز عصر مسجد ناصر آباد میں مکرم سلطان احمد ظفر صاحب صدر وقف نو کمیٹی قادیان کی زیر صدارت واقفات نو قادیان کی ایک تربیتی نشست منعقد ہوئی۔ صدر جلسہ نے واقفات کو حضور انور کے ارشادات پڑھ کر سنائے اور انکے عظیم مقام کی طرف توجّہ دلائی۔ بعدہ مکرم مبشر احمد عامل صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے واقفات نو سے خطاب کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ نشست اختتام پذیر ہوئی۔ (امتہ الہادی شیریں، معاونہ واقفات نو قادیان)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''مشکل حالات سے نکلنے کا صرف
یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رمارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو
جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 رمارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

گھروں میں پیار اور محبت پھیلانی چاہئے تا کہ آئندہ نسلیں بھی انسانیت پر قائم ہونیوالی ہوں اور اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں

خُطبہ نکاح فرمودہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23 راپریل 2016ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ ان میں سے اکثر واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کے ہیں اور دو نکاح بلکہ تین نکاح جو ہیں وہ جامعہ میں پڑھنے والے طالب علموں کے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مربی بننے والے ہیں۔

نکاحوں کی جو ذمہ داریاں ہیں، شادیوں کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو نئے قائم ہونے والے رشتوں کو سمجھنا چاہئے اور خاص طور پر جو واقفین زندگی ہیں اور وہ جنہوں نے آئندہ جماعت کی تربیت میں بھی کردار ادا کرنا ہے ان کو خاص طور پر اپنے گھروں سے اس کا آغاز کرنا چاہئے اور گھروں میں پیار اور محبت پھیلانی چاہئے تا کہ آئندہ نسلیں بھی انسانیت پر قائم ہونے والی ہوں اور اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں۔ اسی طرح واقفین نَو یا مربیان سے جو شادی کرنے والی لڑکیاں ہیں ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اُسی طرح وقف ہیں جس طرح ان کے خاوند، اس لئے اپنی خواہشات کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع رکھیں اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے تمام کام کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلا نکاح عزیزہ فروہ مبشر بنت مکرم مبشر محمود رانا صاحب ناروے کا ہے جو عزیزم زرتشت احمد لطیف متعلم جامعہ احمدیہ کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ شائستہ سنبل ملک بنت مکرم چوہدری فصیح الملک صاحب کا ہے جو عزیزم محمد مصور احمد گوندل متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کے ساتھ ساڑھے تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سیدہ باسمہ شاہ واقفۂ نو کا ہے جو ندیم احمد شاہ صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم عاصم فیروز متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے ساتھ ایک لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم شاہد احمد جنجوعہ صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح سلمٰی سنوبر مرزا واقفۂ نو کا ہے جو مکرم مرزا عبدالرشید صاحب سیکرٹری ضیافت یوکے کی بیٹی ہیں۔ یہ عزیزم طلحہ محمد واقف نو ابن نعیم احمد صاحب کے ساتھ گیارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ حانا احمد بنت مکرم مشتاق احمد صاحب کا ہے جو عزیزم احمد نبیل طلحہ بھٹی واقف نو کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صبا جلیل بنت مکرم محمد جلیل احمد صاحب برمی کا ہے جو عزیزم زبیر احمد بھٹی ابن مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30 رمارچ 2018)

اپنی اولاد کی نیک تربیت پر خاص توجہ دیں

ارشاد سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

''اپنی اولاد کی نیک تربیت پر خاص توجہ دیں۔ ان کو نیک نمونہ پیش کریں۔ ابھی چند دنوں تک انشاء اللہ رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ یہ نیکی اور روحانیت میں ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں عبادات اور نیک کاموں کی مشق ہوتی ہے۔ جن پر روزے فرض ہیں اور انہیں کوئی عذر نہیں ہے وہ روزے رکھیں۔ فرض نمازوں اور نوافل کا اہتمام کریں اور دعاؤں پر زور دیں۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ بچوں سے قرآن کا دور مکمل کروائیں اور پھر ان نیک باتوں کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین۔'' (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

(پیغام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ہالینڈ، جون 2016، بحوالہ اخبار بدر 8 ردسمبر 2016، صفحہ 2)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8671: میں مبارک احمد جنگڑی ولد مکرم محمد اقبال احمد صاحب جنگڑی مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن دُکھان واڈی، صدر دروازہ ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر   العبد: مبارک احمد جنگڑی   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8672: میں زرینہ بیگم زوجہ مکرم وقیع احمد گلبرگی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن شانتی نگر، کھاریبولی ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 منگل سوتر 1 تولہ، 1 ہار اور کان کی بالیاں 3 تولہ (تمام زیور 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از خورد نوش ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وقیع احمد گلبرگی   الامۃ: زرینہ بیگم   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8673: میں نسرین بیگم زوجہ مکرم چاند پاشاہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ہاؤس نمبر 1-8-141/47 نزد اردو اسکول ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: ہاؤس نمبر 16-4-1021/A ودیا نگر (پورٹ روڈ) ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے پلاٹ 174.38 گز سروے نمبر D-95، حق مہر: -/5000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: کان کی بالی اور منگل سوتر کل وزن 1.5 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: چاند پاشاہ   الامۃ: نسرین بیگم   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8674: میں محی الدین پٹیل ولد مکرم ابو صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 66 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن نزد بڑی کمان (عقب قرینہ ڈیری) ڈاکخانہ بیجاپور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رحمن خان مبلغ سلسلہ   العبد: محی الدین پٹیل   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8675: میں بلال احمد اکبر ولد مکرم مختار احمد صاحب تیر گھر، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ مسلم پورہ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ برہان احمد   العبد: بلال احمد اکبر   گواہ: محمد ابراہیم تیر گھر

مسل نمبر 8676: میں سعید احمد ولد مکرم اختر حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن چٹان محلہ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/فروری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ آبائی جائداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی، جب تقسیم ہوگی اس کی اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ برہان احمد   العبد: سعید احمد   گواہ: لقمان احمد شحنہ

مسل نمبر 8677: میں تنویر احمد ڈنڈوتی ولد مکرم منور احمد صاحب ڈنڈوتی، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانگی ملازم عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن 1-1-62 مسلم پورہ ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مصور احمد ڈنڈوتی   العبد: تنویر احمد ڈنڈوتی   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8678: میں شیراز احمد ولد مکرم جاوید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد   العبد: شیراز احمد   گواہ: مبارک احمد امینی

مسل نمبر 8679: میں عرفان احمد شحنہ ولد مکرم مبارک احمد شحنہ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 1-1-70/1 مسلم پورہ ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر   العبد: عرفان احمد شحنہ   گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8680: میں محمد عدنان. اے. کے ولد مکرم صباح. اے. کے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: حلقہ باب الابواب ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، مستقل پتا: پتھہ پریم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/7279 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق محمود   العبد: محمد عدنان. اے. کے   گواہ: محمد انور احمد

کلامُ الامام

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

’’تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع و شریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

r#m#s : 9906928638

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
జుబేర్
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN®
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتیں

بانی تحریک جدید سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک کے ساتھ تحریک جدید کی گہری مناسبتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اگر تم رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو تحریک جدید پر عمل کرو اور اگر تحریک جدید کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو روزوں سے صحیح فائدہ اٹھاؤ۔ تحریک جدید یہی ہے کہ سادہ زندگی بسر کرو اور محنت اور مشقت اور قربانی کا اپنے آپ کو عادی بناؤ۔ یہی سبق رمضان تمہیں سکھانے کیلئے آتا ہے۔ پس جس غرض کیلئے رمضان آیا ہے اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرو...... ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا رمضان تحریک جدید والا ہو اور تحریک جدید رمضان والی ہو۔ رمضان ہمارے نفس کو مارنے والا ہو اور تحریک جدید ہماری روح کو تازگی بخشنے والی ہو۔ پس جب میں نے کہا کہ رمضان سے فائدہ اٹھاؤ تو دراصل میں نے تمہیں سمجھایا ہے کہ تم تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کو رمضان کی روشنی میں سمجھو۔ اور جب میں نے کہا ہے کہ تحریک جدید کی طرف توجہ کرو تو دوسرے لفظوں میں میں نے تمہیں یہ کہا ہے کہ تم ہر حالت میں رمضان کی کیفیت اپنے اوپر وارد رکھو۔ اور صحیح قربانی اور مسلسل قربانی کی اپنے اندر عادت ڈالو۔ جو رمضان بغیر سچی قربانی کے گزر جاتا ہے وہ رمضان نہیں اور جو تحریک جدید بغیر روح کی تازگی کے گزر جاتی ہے وہ تحریک جدید نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ر نومبر 1938ء)

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ’’رمضان کا جو آخری عشرہ آنے والا ہے اس کو تحریک جدید کے متعلق سابق قربانیوں کیلئے شکریہ اور آئندہ کیلئے طاقت کے حصول کیلئے خرچ کرو۔ جن کو گزشتہ سالوں میں قربانی کی توفیق ملی ہے وہ اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور ہر ایک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ہر قربانی کرنے والے کیلئے دعا کرے کہ اس نے شوکت دین اور مضبوطی سلسلہ کیلئے جو قربانی کی ہے اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس پر اپنے فضل اور رحمتیں نازل کرے اور اس کیلئے اپنی محبت اور برکات کا نزول فرمائے۔ اسی محبت اور اخلاص کے مطابق جس کے ساتھ اس نے خدا کی راہ میں قربانی کی تھی۔ آمین‘‘ (الفضل 15 ر نومبر 1938ء، صفحہ نمبر 4)

مخلصین جماعت کا شروع سے یہ تعامل رہا ہے کہ وہ ہمیشہ ماہ رمضان کے وسط تک اپنے وعدہ جات چندہ تحریک جدید کی صد فی صد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہٰذا احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ 20 ر رمضان المبارک یعنی 5 ر جون تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

D.T.P سینٹر نظارت نشر و اشاعت قادیان میں کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے

(نوٹ: یہ اعلان صرف لجنہ کی ممبرات کیلئے ہے)

D.T.P سینٹر نظارت نشر و اشاعت میں لیڈیز کمپیوٹر آپریٹر بالمقطعہ خالی اسامی کو حسب قواعد پُر کیا جانا مقصود ہے۔ لجنہ کی اُمیدوار کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر کے اُسے مکمل کرنے کے بعد اپنی درخواست جملہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول attested کے ساتھ امیر جماعت ر صدر جماعت ر صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ 2 ماہ کے اندر بھجوادیں۔ جزاکم اللہ

شرائط: (1) اُمیدوار کی تعلیم کم از کم 2+ (سیکنڈ ڈویژن) ہو، ہندی، اُردو لکھنا پڑھنا جانتی ہو (2) کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کیا ہو (3) In-Design، MS-Word اور In-Page کے بارے میں بنیادی معلومات ہو (4) ہندی، اُردو ٹائپنگ میں مہارت ہو اور کم از کم ایک سال کا تجربہ ہو (5) ٹائپنگ Key Board دیکھے بغیر کرسکتی ہو، ایک گھنٹہ میں کم از کم 300 الفاظ ٹائپ کرسکتی ہو (6) ہندی ٹائپنگ In-Design سافٹ ویئر میں Chanakya Unicode فونٹ میں کرنا جانتی ہو اور اسی طرح اُردو ٹائپنگ In-Page سافٹ ویئر میں کرنا جانتی ہو (7) واقف زندگی و وقف نو کی تحریک میں شامل ہونے والی ممبرات اپنا حوالہ منظوری وقف اور وقف نو بھی درخواست میں تحریر کریں (9) درخواست میں اپنے والد ر خاوند ر سرپرست کے تصدیقی دستخط بھی ہوں (10) اُمیدوار کو انٹرویو کی تاریخ سے بعد میں مطلع کردیا جائے گا، نیز قادیان انٹرویو کیلئے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے (10) قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اُمیدوار کی اپنی ہوگی۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور ڈرائیور خدمت کے خواہشمند متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ڈرائیور کی اسامی پُر کی جانی مقصود ہے جو دوست بطور ڈرائیور خدمت کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواست 2 ماہ کے اندر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا سکتے ہیں۔

شرائط: (1) اُمیدوار کے پاس ڈرئیونگ لائسنس اور ڈروائیونگ کا تجربہ ہونا ضروری ہے (2) امیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں ہے (3) امیدوار کو برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (4) وہی ڈرائیور خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان سے میڈیکل فٹنس سرٹیفکیٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے (5) وہی امیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو انٹرویو بورڈ تقرر کارکنان میں کامیاب ہوں گے (6) امیدوار ڈرائیور کو درجہ دوم کے برابر الاؤنس و دیگر سہولیات دی جائیں گی (7) امیدوار کے قادیان آمد و رفت کے اخراجات اپنے ہوں گے (8) اگر امیدوار کی سلیکشن ہوتی ہے تو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام اُسے خود کرنا ہوگا۔

(نوٹ: مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کرلیں، درخواست فارم پُر ہوکر آنے پر اس کے مطابق کارروائی ہوگی) (ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں
نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان
موبائل: 09815433760 دفتر: 01872-501130
E-Mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

Study Abroad
10 Years Quality Service 2003-2013
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
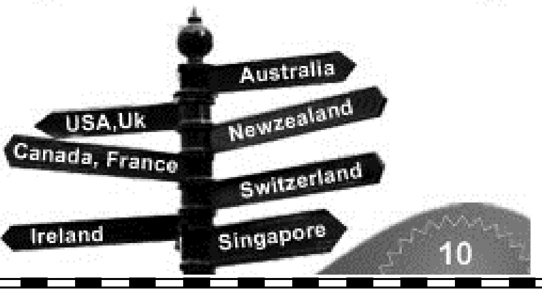

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 24-May-2018 Issue. 21

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 رمئی 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کی تلاوت کی ۔ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں ایک اور رمضان کے مہینہ سے گزرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مہینہ میں مسلمانوں کی بڑی تعداد روزے کے ساتھ مسجد میں نمازوں اور تراویح کے لئے بھی آتی ہے۔ یہ روزے جو فرض کئے گئے ہیں ان کا مقصد تقویٰ ہے۔ پس ہم احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ روزے کی حقیقت کو سمجھیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو رمضان کا مقصد ہے یعنی تقویٰ پیدا کرنا اور تقویٰ میں ترقی کرنا۔ رمضان میں جب ہم تقویٰ کے حصول کے لئے کوشش کرنیوالے ہوں گے تو اپنی عبادتوں کی طرف توجہ ہوگی۔ اگر ہم تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے روزے رکھیں گے تو برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اگر ہم برائیوں سے نہیں بچ رہے، تو روزے کا مقصد پورا نہیں ہوتا اگر روزے رکھ کر بھی ہم میں تکبر ہے، اپنے کاموں اور اپنی باتوں پر بے جا فخر ہے، خود پسندی کی عادت ہے، لوگوں سے تعریف کروانے کی خواہش ہے، اپنے ماتحتوں سے خوشامد کروانے کو ہم پسند کرتے ہیں ،جس نے تعریف کر دی اس پر بڑا خوش ہو گئے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں لڑائی جھگڑے جھوٹ فساد سے اگر ہم بچ نہیں رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے۔ روزوں میں عبادتوں اور دعاؤں اور نیک کاموں میں اگر وقت نہیں گزار رہے تو یہ تقویٰ نہیں ہے اور روزے کا مقصد پورا نہیں کر رہے۔ پس رمضان میں برائیوں کو چھوڑنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے سے ہی روزے کا مقصد پورا ہوتا ہے اور جب انسان اس میں ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے تو پھر حقیقت میں روزے کے مقصد کو پانے والا ہوسکتا ہے ورنہ پھر بھوکا رہنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکا رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے اگر تم ان مقاصد کو حاصل نہیں کر رہے۔ بعض لوگ روزے کے نام پر دھوکہ بھی دیتے ہیں اور بھوکے نہیں رہتے۔ یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن روزہ نہیں ہوتا۔ بعض اگر پورا دن فاقہ بھی کر لیتے ہیں تو نمازوں اور عبادت کی طرف وہ توجہ نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے۔ ایک آدھ نماز پڑھ لی اور بس۔ ایسے روزے پھر اس مقصد کو پورا نہیں کر رہے ہوتے، جو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس ہم احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد اپنے روزوں کے اس طرح حق ادا کرنے کی کوشش کریں جس طرح ان کا حق ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ تقویٰ کیا ہے اور ہم نے اسے کس طرح اختیار کرنا ہے۔ اس وقت میں تقویٰ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف اقتباسات پیش کروں گا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: بہت دفعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ فرمایا میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ و طہارت اختیار کر لے۔ فرمایا میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ فرمایا جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال نہیں ہوسکتی۔ میں اس فکر میں ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام اُن کے سپرد کروں اور پھر میں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مُردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

پس یہ درد ہے آپ کا کہ میری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو تقویٰ پر چلنے والا ہو نہ کہ صرف دنیا کا غم ہی ہر وقت اسے کھائے جائے۔ پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تقویٰ پر چلنا ہی اصل میں شریعت کا خلاصہ ہے اور اگر دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو تقویٰ پر چلو آپ اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: چاہئے کہ وہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہوسکتا ہے۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت سے ہیں لیکن اگر طالب صادق ہوکر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے یہ اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تا کہ قبولیت دعا کا سرور اور حظّ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے۔

حضور انور نے فرمایا: بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ دعائیں قبول نہیں ہوتیں ہم نے بڑی دعائیں کیں۔ ان کو پہلے اپنے اندر دیکھنا چاہئے کہ کیا دین اندر غالب ہے؟ تقویٰ پر چلنے والے ہیں؟ یا دنیا کی ملونی زیادہ ہوگئی ہے؟ پس دعا کی قبولیت کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ خدا متقی کے لئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اس کو پتا بھی نہ لگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سکھ اور آرام ملے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں اور یا اس کا نام صراط مستقیم رکھتے ہیں۔ کوئی یہ نہ کہے کہ کفار کے پاس بھی مال و دولت اور املاک ہوتے ہیں اور وہ اپنی عیش وعشرت میں منہمک اور مست رہتے ہیں فرمایا میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ذلیل دنیاداروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت میں دیکھا ہے مگر میں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ کرتا ہوں وہ ایک سعیر اور سلاسل اور اغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قناعت ہو، تقویٰ ہو اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصد ہو تو کم حالات میں بھی انسان گزارہ کر لیتا ہے اور سکون اور لذت پیدا ہو جاتی ہے جبکہ بڑے بڑے امیروں کو لذت پیدا نہیں ہوسکتی۔ فرمایا کہ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آ جاتی ہیں۔ پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیا دار کے حصہ میں نہیں آئی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ اس کا مدار تقویٰ پر ہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: تقویٰ تمام جوارح انسانی، عقائد، زبان، اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ حضور انور نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ عقائد میں بھی تقویٰ ہو زبان میں بھی تقویٰ ہو عام اخلاق میں بھی تقویٰ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ جب انسان نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے تو اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلا میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے مثلاً غصہ میں آ کر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں فوجداریاں ہو جاتی ہیں مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہوگا تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ اسے مشورہ دے گی۔

پھر ہمیں اپنی زندگی کو غربت اور مسکینی میں بسر کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ اہل تقویٰ کے لئے شرط یہ ہے کہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صادق اور صدیقوں کیلئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے کو غرور یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ تم ایک دوسرے کا چڑ کر نام نہ لو یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصول سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ کہ یقینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے جو متقی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مؤمن کسی تنگی سے بھی خدا سے بدگمان نہیں ہوتا اور اس کو اپنی غلطیوں کا نتیجہ قرار دے کر اس سے رحم اور فضل کی درخواست کرتا ہے اور جب وہ زمانہ گزر جاتا ہے اور اس کی دعائیں بارور ہوتی ہیں تو وہ اس عاجزی کے زمانے کو بھولتا نہیں ہے بلکہ اسے یاد رکھتا ہے، فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اس وقت ملے گی جب سچی تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ انسان کو بھی اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان میں تقویٰ سے روزے رکھنے اور عبادت کرنے اور باقی حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے یہ رمضان بابرکت ہو جماعت کیلئے بھی اور مسلمانوں کیلئے بھی۔ دنیا کیلئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پاکستان میں جو جماعت کے حالات ہیں اور دن بدن سختی اس میں پیدا ہوتی جارہی ہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ جہاں روزوں کے حق ادا کرنے والے ہوں وہاں تقویٰ پر چلتے ہوئے یہ حق ادا کرنے والے ہوں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر بھی رحم فرمائے اور ان کی قیادت کو اور لیڈرشپ کو اور علماء کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے کہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ دنیا جنگ کی طرف جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس میں اب مزید کوئی روک پیدا ہونے کے آثار نظر نہیں آ رہے اسلئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اور احمدیوں کو ان جنگ کے بداثرات سے بچا کر رکھے اور عمومی طور پر انسانیت کو بھی بداثرات سے بچائے۔ اگر اب بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں کی اصلاح ہوسکتی ہے اور کوئی ذریعہ بن سکتا ہے کہ ان کی اصلاح ہو جائے، خدا کو پہچاننے والے ہوں تو اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور اپنی تباہی سے یہ بچ سکیں۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad